



حضرت مولانا محمد داؤد غزنوی

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی

مکتب
الانوار
کادائی

الانوار
الانوار

مرکز جمعیت
الانوار
پاکستان
کراچی

جلد: 47 | ۱۸ تا ۲۳ شوال ۱۴۳۷ھ 22 تا 28 جولائی 2016ء | شمارہ: 29۰

مدینہ منورہ پر حملہ

سعودی سائیٹ اور تحفظ حرمین شریفین
کے لیے ملک گیر تحریک چلائیں گے

امیر مہتمم اشاجہ امیر



مذہب انوار کے ہرگز نہیں
کاغذ نہیں کھرا ہو پائے



مقبوضہ کشمیر



اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق
شہریوں کو استعصواب رائے کا حق دیا جائے

Peace
The solution for Humanity

ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نامی

ایک پر امن عظیم اسلامی سکالر!



ماضی خراب لڑکے سے شادی.....؟!



لے پالک سے پردہ.....؟!



مسائی سے نکاح.....؟!

قرآن مجید
پیش رو

درس قرآن

باب پرفیسر احمد حماد

ایک موقع اور

﴿وَ أَلْبَسُوا إِلَىٰ رَدِّكُمْ وَ أَسْلَبُوا لَكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمْ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصَرُونَ﴾ (الزمر)

”تم اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کا رویہ اپناؤ اس سے پہلے کہ تمہاری طرف عذاب آجائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔“

اللہ تعالیٰ نے اس فانی دنیا کو دار الامتحان قرار دیا ہے۔ تاکہ وہ اپنے مطیع فرماں محسنین و متقین بندوں کو ان لوگوں سے متمیز کر دے جو اس دنیا میں رہتے ہوئے اللہ کے بیش بہا نعمتوں سے مستفید ہونے کے باوجود اس کے سامنے سجدہ شکر نہیں کرتے اور اس رب کائنات کے احسانات کے عوض اس کی بندگی کرنے کی بجائے شیطان کے پیچھے لگتے ہیں اور اپنی خواہشات کے غلام بن کر ہدایت ربانی اور تعلیمات محمدی ﷺ سے اعراض کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا شمار اللہ تعالیٰ نے مجرمین میں کیا ہے اور ان مجرمین کو اس امتحان کے نتیجے کے دن الگ کر کے کھڑا کیا جائے گا۔ تاکہ ان کی سرکشی شیطان دوستی اور احسان فراموشی کی سزا دی جاسکے:

﴿وَ أَمَّا زُوا النِّمَارِ أَيْهَا النُّجْمُونَ ﴿١٠﴾ أَلَمْ آعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَبْنَئِ أَدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ﴿١١﴾﴾ (یس)

”اے اولاد آدم! کیا میں نے تم سے قول و قرار نہیں لیا تھا کہ تم شیطان کی عبادت نہ کرنا، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔“

بے مروت، سرکش، نافرمان امتحان کے نتیجے سے لاپرواہ اور غافل انسان امتحان کے نتیجے کے دن اس وقت بہت پچھتاے گا۔ جب وہ ناکامی کی صورت میں اپنا انجام دیکھ رہا ہوگا تب وہ اللہ تعالیٰ سے ایک اور موقع کے لیے درخواست کرے گا:

﴿وَ كَلَّا تَأْتِي إِذِ النُّجْمُونَ نَاكِسُوا رُءُوسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ رَبَّنَا أَبْصَرْنَا وَ سَبَعْنَا فَأَجْعَلْنَا عَمَلًا صَالِحًا إِنَّا مُوقِنُونَ ﴿١٢﴾﴾ (السجدة)

”کاش کہ آپ دیکھتے کہ جب گناہ گار لوگ اپنے رب کے سامنے سر جھکائے کھڑے ہوں گے، کہیں گے اے ہمارے رب! ہم نے (جہنم کو) دیکھ لیا اور (اپنا برا نتیجہ) سن لیا اب تو اگر ہمیں واپس لوٹا دے تو ہم نیک اعمال کریں گے۔“

لیکن وہاں مہلت کا وقت ختم ہو چکا ہوگا، وہ صرف اور صرف فیصلہ کا وقت ہوگا اس لیے انہیں سوائے مایوسی کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا:

﴿أَوَلَمْ نَعْبُدْكُمْ مَا يَنْدِكُرْ فَبِئْسَ مَا تَدْعُ﴾ (فاطر: 37)

”کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہ دی تھی کہ جس کو تمہنا بتاوا وہ سمجھ سکتے تھے۔“

انسان کو چاہیے کہ وہ اس بچھتاوے سے بچنے کا سامان اس دنیا میں ہی کرے۔ ورنہ موت کے بعد اس کے پاس عمل صالح کا کوئی موقع نہیں ہوگا۔

درس حدیث

باب پرفیسر عبدالرحمن الدعیانی

شک سے بچو

[عن الحسن بن علي رضي الله عنهما، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: "دَعْ مَا يَرِيكَ إِلَىٰ مَا لَا يَرِيكَ، فَإِنَّ الصِّدْقَ طِبْأُ نَفْسٍ، وَإِنَّ الْكَذِبَ رِيَّةٌ".] (مسند احمد، ترمذی و نسائی)

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی یاد ہے کہ ”شک وشبہ والی چیزوں (کاموں) کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کو اختیار کرو جن میں شک وشبہ نہ ہو۔ بلاشبہ سچائی باعث اطمینان ہے اور جھوٹ بے چینی پیدا کرتا ہے۔“ (احمد ترمذی نسائی)

نواسر رسول سیدنا حسن رضی اللہ عنہما اس بات کو بیان فرماتے ہیں جو انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے سنی اور اسے یاد کر لیا۔ چونکہ یہ بات بڑی اہم ہے اس لیے سیدنا حسن نے اسے حفظ کر لیا۔ وہ اہم بات یہ ہے کہ ”جس کام میں شک وشبہ ہو اسے چھوڑ دیں اور اس کام کی طرف مائل ہو جائیں جو شک وشبہ سے پاک ہو۔“

اس فرمان نبوی ﷺ میں حکمت یہ ہے کہ شک والے کاموں میں پڑ کر انسان گمراہی کی طرف نہ چل پڑے۔ انسان پہلے شک وشبہ کے کام کرے گا پھر مزید آگے بڑھ کر حرام کاموں کا ارتکاب کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے شک وشبہ والے کاموں سے منع کر کے حرام کاموں کے ارتکاب کا راستہ روک دیا اور وہ کام جس میں تردد نہ ہو شک وشبہ نہ ہو اس سے انسان مزید نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اسی بات کی وضاحت حضور اقدس ﷺ نے اس انداز میں فرمائی کہ ”سچائی باعث اطمینان ہے۔“ سچ بولنے والا اور سچائی کے کام کرنے والا کبھی پریشان نہیں ہوتا۔ سچ بولنے اور سچائی اختیار کرنے کے نتیجے میں اللہ اس کی مدد کرتا ہے اسے سکون قلب نصیب ہوتا ہے۔ جبکہ اس کے برعکس جھوٹ بولنے والا اور جھوٹے کام کرنے والا سکون قلب کی نعمت سے محروم ہوتا ہے۔ اس کی زندگی پریشانیوں میں گذرتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”جھوٹ بے چینی اور شک پیدا کرتا ہے۔“ کسی بھی معاملے میں شک پیدا ہو جائے تو انسان غیر مستحکم ہو جاتا ہے۔ ہر کام اور ہر بات کو شک کی نظر سے دیکھتا ہے اس لیے ہر وقت پریشان رہتا ہے جبکہ یقین و اطمینان سے کام کرنے والا انسان ہر میدان میں کامیاب ہوتا ہے۔ لہذا جس کام میں شک ہو اسے چھوڑ دینے میں عافیت ہے۔ شک کا فائدہ اٹھانے والے بالآخر پچھتاتے ہیں۔ ایسے ہی ہر کام کو شک کی نظر سے دیکھنا نامناسب ہے بلکہ جب یقین ہو جائے کہ کام مشکوک ہے تو اسے چھوڑنے میں عافیت بھی ہوگی اور انسان گناہ سے بھی بچ جائے گا۔

کشمیر..... پاکستان کی شہ رگ

حال ہی میں مدینۃ الرسول ﷺ پر حملے اور دیگر مقدسات کی حرمت کو پامال کرنے والوں کی سازشوں پر اسلامیان عالم سراپا احتجاج اور غمزدہ ہیں۔ کیونکہ حرین شریفین کا تحفظ ایمان کا حصہ ہے۔ چنانچہ تحفظ حرین شریفین کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر رحمہ اللہ کی قیادت میں تحریک چلانے کی تیاریوں میں سراپا مصروف ہے۔ ایسے حالات بھی باعث افسوس ہیں کہ مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں پر ظلم و ستم، حزب المجاہدین کے کمانڈر برہان وانی اور دیگر ۳۵ مجاہدین کی شہادت ہوئی ہے۔ بھارت کو یاد رکھنا چاہیے کہ کشمیریوں پر ظالمانہ کارروائیوں سے انہیں حق خود ارادیت سے محروم نہیں رکھا جاسکتا۔ بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بھارت کی ظالم فوج نہتے حریت پسندوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہی ہے اور پوری دنیا مقبوضہ کشمیر میں یہ سب کچھ دیکھ رہی ہے اور خاموش ہے۔ خدا جانے اس پر عالمی ضمیر کب بیدار ہوگا؟ حقیقی بات یہ ہے کہ اس تحریک آزادی کو دہشت گردی کی تحریک قرار نہیں دیا جاسکتا اور نہ ہی اسے دبا یا جاسکتا ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ کئی برسوں سے کشمیری نوجوان 'بوڑھے' مانیں اور بہنیں اپنی بقا، کشمیر کی آزادی اور اسلامی تشخص کے احیاء کے لیے مسلسل برسرِ پیکار ہیں۔ اب تک ظالم و سفاک بھارتی دہندوں نے ہزاروں مسلمانوں کو شہید، لاکھوں بچوں کو یتیم اور بے شمار خواتین کو بیوہ کرنے کے ساتھ ساتھ ہزاروں بچیوں کو بے آبرو کر دیا ہے۔ اس ظلم و ستم کے باوجود کشمیری مجاہدین اپنے خون سے ہمت و جرأت کی لا نزوال داستانیں اور تاریخ آزادی کا باب رقم کر رہے ہیں۔ امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر کا ہمیشہ یہ موقف رہا ہے کہ "مسئلہ کشمیر حل کیے بغیر خطے میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ حکومت، کشمیری مسلمانوں کی اخلاقی اور سیاسی حمایت تیز کرے۔ سچی بات یہ ہے کہ مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حل ہونا چاہیے۔ امن اور انصاف پر یقین رکھنے والی طاقتوں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہیے۔"

اس امر سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آزادی انسان کا فطری حق ہے جو اسے ملنا چاہیے۔ بھارت کے مکار لیڈروں نے کشمیر کے راجہ سے ملی بھگت کر کے کشمیری مسلمانوں کو ایک عرصہ سے غلام بنا رکھا ہے، وہ تمام انسانی حقوق سے محروم ہو چکے ہیں۔ تاریخ بتلاتی ہے کہ ۵ جنوری ۱۹۴۹ء کو اقوام متحدہ نے یہ قرار داد منظور کی تھی جس کی رو سے ریاست جموں و کشمیر کے باشندے اپنے مستقبل کا فیصلہ جمہوری طریقے سے آزادانہ اور غیر جانبدارانہ اقوام متحدہ کی زیر نگرانی منعقد ہونے والی رائے شماری کے ذریعے کریں گے۔ چنانچہ بھارت کے اس وقت کے وزیر اعظم جواہر لعل نہرو نے دنیا کے سامنے اقرار کیا تھا کہ کشمیر کا فیصلہ کشمیر کے لوگ کریں گے۔ پھر انہوں نے ۲۶ جنوری ۱۹۵۲ء کو بھارت کی پارلیمنٹ میں بھی اس کا اعادہ کیا کہ ہم کشمیری عوام کے فیصلے کے پابند ہوں گے اور اس پر عمل درآمد ہوگا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اقوام متحدہ کی قرار دادیں پوری دنیا نے تسلیم کر رکھی ہیں اور بھارتی حکمران بھی ۱۹۵۶ء تک ان قرار دادوں کو نہ صرف تسلیم کرتے رہے بلکہ دنیا کو ان پر عمل درآمد کی یقین دہانی بھی کراتے رہے۔ اب بھارت نے قرار دادوں کو تسلیم نہ کرنے کے ساتھ ساتھ کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ کی رٹ لگا رکھی ہے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ اقوام متحدہ کی قرار دادوں اور تقسیم ہند کے ایجنڈا کے مطابق پاکستان مسئلہ کشمیر کا ایک باقاعدہ فریق ہے۔ لہذا قرار دادوں کی موجودگی سے وہ اس مسئلے کو اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل میں بھی پیش کرنے کا حق رکھتا ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ ہمارا دیرینہ دشمن بھارت ہمیشہ اس تاک میں رہا ہے کہ کسی طرح پاکستان کو (اللہ نہ کرے) نقشہٴ عالم سے مٹا دیا جائے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پاکستان قائم رہنے کے لیے معرض وجود میں آیا ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اسے ختم نہیں کر سکتی۔ تاہم مقبوضہ کشمیر کی صورت حال حکمرانوں کی خصوصی توجہ کی متقاضی ہے کیونکہ کشمیر پاکستان کی شہہ رگ ہے۔ پانی کے منابع مقبوضہ کشمیر میں ہیں۔ بھارت دریاؤں پر ڈیم بنا کر پاکستان کو بنجر بنانا چاہتا ہے۔ لہذا پاکستان کے استحکام کے لیے پانی کا مسئلہ بھی حل کرنا ضروری ہے۔

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

☆ جناب پروفیسر ڈاکٹر عبد القیوم راشد
☆ جناب پروفیسر عبد الرحمن اعوانی
اس شمارہ میں

1 درس قرآن و حدیث
2 ادارہ
4 احکام و مسائل
6 رمضان کے بعد..... طرز عمل (خطہ حرم)
9 شانِ عید (لغہ)
10 عید الرسول پر حملہ
13 محبت اور قربانی یا..... سزا اور انتقام
16 عیسائی دہی پر باندی..... قابلِ مذمت
18 ممتاز دینی سکالر ڈاکٹر ذاکر نائیک
19 منزل کی تمنا ہے تو کہد مسلسل
20 تبرہ کتب
22 اخبار الجماعہ

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل زر منیجر کے نام کی جائے

پتہ ہفت روزہ "المیاد" چوک المیاد

(المعروف بتي پوک) 106 براوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 فکس: 042-37725525
E-mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

سالانہ زرِ تعاون بھیجنے کے لیے

(۱)۔ میزبان بینک برانچ کوڈ: 0211 اکاؤنٹ نمبر: 0100270239
 (۲)۔ اونی U.B.L اکاؤنٹ نمبر: 0321-4332168

بدل اشتراک

سالانہ 600/- روپے
 ششماہی 350/- روپے
 بذریعہ وی پی 650/- روپے
 بیرونی ممالک سے 6000/- روپے
 فی بیوریج 20/- روپے

بینیئر پرو فیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "الشر پرنٹ ان" شاہ خالد ٹاؤن، جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

سعودی سالمیت اور تحفظ حرین شریفین کے لیے ملک گیر تحریک چلائیں گے۔ امیر محترم

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینئر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ سعودی سالمیت کے خلاف کوئی آج برداشت نہیں کریں گے۔ ہم تحفظ حرین شریفین کیلئے ملک گیر تحریک چلائیں گے، تحریک کی تیاریوں کو حتمی شکل دینے کے لیے 17 جولائی کو لاہور میں مجلس عاملہ کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔ عیدین کے اجتماعات اور خطبات تحفظ حرین شریفین کے موضوع پر ہوں گے۔ اس امر کا اظہار انہوں نے جامعہ ابراہیمیہ میں ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ تحفظ حرین شریفین کے مسئلہ پر او آئی سی کا اجلاس بلا کر مسلم ملکوں کو متفقہ لائحہ عمل قوم کے سامنے لانا چاہیے، حرین شریفین کے تحفظ کے مسئلہ کو سیاسی نہیں بنانا چاہیے۔ سب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے مایوسیوں اور غلط فہمیاں دور کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ہمیشہ ہر مسئلہ پر امت مسلمہ کو جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ حرین شریفین کے تحفظ کے معاملہ پر بھی اتحاد و یکجہتی کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان تحفظ حرین شریفین کے مسئلہ پر کبھی غیر جانبدار نہیں رہ سکتا اور نہ ہی قوم یہ چاہتی ہے کہ سعودی عرب یا حرین کے بارے میں کوئی دوسری رائے اختیار کی جائے کیونکہ حرین امت کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ امت مسلمہ کے دل حرین شریفین کے لئے دھڑکتے ہیں۔ ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا کہ مسلمان حرین شریفین پر کسی قسم کی کوئی آج نہیں آنے دیں گے۔ ہماری جان، مال، عزت و آبرو حرین پر قربان ہے۔ مرکزی نائب امیر مولانا علی محمد ابوتراب نے کہا کہ اگر حرین شریفین کو چیلنج درپیش ہوتا ہے تو اس کا دفاع امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے اور ایسی قوت ہونے کی وجہ سے پاکستان کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم نے حرین شریفین کے حوالے سے مکروہ سازشوں سے ہمیشہ پردہ اٹھایا ہے اور اٹھاتے رہیں گے کیونکہ ہم مکرمہ اور مدینہ منورہ کی سرزمین کی حفاظت کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ انہوں نے اس عزم کا بھی اعادہ کیا کہ وہ ہر سطح پر حرین شریفین کے تحفظ، تقدس اور حرمت کی بات کرتے رہیں گے۔ دریں اثنا پروفیسر ساجد میر کی اپیل پر ملک کے دیگر شہروں کی طرح مرکزی جمعیت اہل حدیث لاہور کے زیر اہتمام لاہور پریس کلب کے باہر احتجاج کیا گیا، جس کی قیادت امیر لاہور قاری عبدالمتین اصغر اور حافظ بابر فاروق رحیمی نے کی۔ مظاہرین نے بینرز اٹھا رکھے تھے جس پر دہشت گردی کی مذمت اور سعودی عرب کے ساتھ یکجہتی کے اظہار کی عبارتیں درج تھیں۔ مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے قاری عبدالمتین اصغر نے کہا کہ حرین شریفین مسلمانوں کو اپنی جان و مال اور عزت سے زیادہ عزیز ہے، جب تک ایک بھی مسلمان زندہ ہے حرین شریفین پر کوئی آج نہیں آسکتی، مدینہ میں حملہ کر کے دشمن نے عالم اسلام کے دل پر حملہ کیا ہے۔ حافظ بابر فاروق رحیمی نے کہا کہ حرین شریفین کی حفاظت کیلئے پاکستانی عوام کسی بھی قربانی سے گریز نہیں کریں گے اور حرین شریفین کی طرف میٹھی آنکھ سے دیکھنے والوں کے ساتھ پاکستانی قیادت اور فوج آہنی ہاتھوں کے ساتھ نپٹے گی۔ اس موقع پر حافظ عثمان شاکر، عبدالرحیم قریشی، عطاء الرحمن حقانی، عمران مجاہد بھی موجود تھے۔ علاوہ ازیں سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ، امیر پنجاب پروفیسر عبدالستار حامد، ناظم میاں محمود عباس، اہل حدیث یوتھ فورس کے صدر حافظ ذاکر الرحمن صدیقی نے بھی سعودی عرب میں ہونے والے حملوں کی شدید الفاظ میں مذمت کی ہے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ڈاکٹر ذاکر نانک کے ساتھ کھڑی ہے۔ امیر محترم

معروف اسلامی سکالر ڈاکٹر ذاکر نانک کے خلاف بنگلہ دیش اور بھارت کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات کی مذمت کی ہے۔ ڈاکٹر ذاکر نانک کے ہاتھوں سینکڑوں غیر مسلم دائرہ اسلام میں داخل ہوئے جو انکے امن پسند مبلغ ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اگر کوئی پیروکار کسی منفی سرگرمی میں ملوث ہو جاتا ہے تو اسکا ذمہ دار ذاکر نانک کو کیسے ٹھرایا جاسکتا ہے۔ بنگلہ دیش اور بھارت کو ذاکر نانک کی تقریروں اور تحریروں کی تحقیقات کا پورا حق حاصل ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اسکے نظریات غیر عسکریت پر مبنی ہیں۔ اپنے ایک بیان میں ان کا کہنا تھا کہ دہشت گردی کی آڑ میں ایک امن پسند مبلغ کے خلاف کفریہ طاقتیں اور عصبيت کے مارے مسلمان متحد ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر ذاکر نانک کا نیٹ ورک پوری دنیا میں ہے۔ اسکے چاہنے والے کروڑوں کی تعداد میں ہیں۔ جس میں مسلمانوں کے ساتھ غیر مسلم بھی ہیں، اس لیے کہ آج تک اس کے مناظرے اور مذاکرے دلیل کی بنیاد پر ہوئے اور کامیابی حاصل کی۔ اس نے عسکریت پسندی، شدت پسندی اور دہشت گردی کی بات ہی نہیں کی۔ اس نے اغیار کے اس پراپیگنڈہ کہ اسلام دہشت گرد مذہب ہے کا اپنے دلائل سے توڑ اور رد کیا اور اسلام کو امن پسند مذہب ثابت کیا۔ انہوں نے کبھی داعش کی حمایت نہیں کی۔ اس لیے اسکے ساتھ بنگلہ دیش اور بھارتی حکومتوں کو انصاف پر مبنی رویہ ترک کرنا ہوگا۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان ڈاکٹر ذاکر نانک کے ساتھ کھڑی ہے اور کسی بھی قسم کی زیادتی اور ناانصافی برداشت نہیں کرے گی۔ ڈاکٹر ذاکر نانک امام عزیمت احمد ابن حنبلؒ کا جانشین اور جبل استقامت امام ابن تیمیہؒ کا روحانی فرزند ہے، ہم ڈاکٹر ذاکر نانک حفظہ اللہ کی استقامت اور حفاظت کے لیے دعا گو ہیں۔

جناب
مولانا
ماہر
ابو محمد عبدالستار احمد
مرکز الدراسات الاسلامیہ

سلطان کابلی میاں چنوں خاں پاکستان
فون: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com

احکام و مسائل

ممانی سے نکاح

سوال

میرے ماموں بہت سخت مزاج ہیں اور وہ اپنے اہل خانہ سے انتہائی بدسلوکی سے پیش آتے ہیں، میری خواہش ہے کہ میں اپنی ممانی سے نکاح کر لوں تاکہ اس کے اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک کروں، جبکہ ممانی بھی خواہش مند ہے اس سلسلہ میں رہنمائی کریں۔

جواب

مسئلہ کی وضاحت سے پہلے چند امور کی وضاحت کرنا ضروری ہے جو حسب ذیل ہیں:

❖ میاں بیوی کا رشتہ بہت اہم اور نزاکت کا حامل ہے، حتیٰ الوسع فریقین کو اسے نباہنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ سائل کو چاہیے کہ وہ اپنے ماموں کو وعظ و نصیحت کرے اور اسے رشتہ ازواج کی نزاکت کا احساس دلانے تاکہ یہ رشتہ ٹوٹنے نہ پائے۔

❖ سائل کو چاہیے کہ وہ اپنی ممانی کو سمجھائے اور اسے اپنے کردار پر نظر ثانی کرنے کی ترغیب دلائے، میاں بیوی کے درمیان نفرت ڈالنے کی کوشش نہ کرے کیونکہ حدیث میں اس کے متعلق سخت وعید آئی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ”وہ شخص ہم میں سے نہیں جو کسی کی عورت کو اس کے شوہر کے خلاف ابھارتا ہے۔“ (ابوداؤد الطلاق: ۲۱۷۵) اس حدیث کے پیش نظر سائل کو چاہیے کہ وہ اس رشتے کو جوڑنے کی کوشش کرے، کسی قسم کے منفی کردار کی شرعا اسے اجازت نہیں۔

❖ ممانی کو چاہیے کہ وہ کسی کی انگلیخت میں آ کر بلاوجہ اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ نہ کرے تاکہ وہ کسی دوسرے سے نکاح کرے۔ حدیث میں ہے: ”جو عورت کسی وجہ کے بغیر اپنے شوہر سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے۔“ (ابوداؤد الطلاق: ۲۲۲۶) اس حدیث کے پیش نظر سائل کی ممانی کو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا چاہیے اور اپنے خاوند کو خوش رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

ان تمہیدی گذارشات کے بعد ہم اصل مسئلہ کی وضاحت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ النساء میں ان خونی، رضاعی اور سرالی رشتوں کی فہرست بیان کی ہے جو حرام ہیں اور ان سے نکاح کرنے کی اجازت نہیں۔ (النساء: ۲۳۰) ان رشتوں میں ممانی کا ذکر نہیں ہے اس لیے ممانی سے نکاح کیا جاسکتا ہے۔ بشرطیکہ اس کا خاوند اسے طلاق بائن دے کر اپنے آپ سے الگ کر دے اور وہ اپنی عدت کے ایام پورے کر لے۔ لیکن یہ کسی صورت میں جائز نہیں کہ سائل اپنی ممانی کو اس کے خاوند سے متنفر کرے تاکہ وہ اس سے طلاق لے کر اس کے ساتھ شادی کرے۔ واللہ اعلم!

ماضی خراب لڑکے سے شادی

سوال

میں ایک تعلیم یافتہ لڑکی ہوں اور شادی کے مرحلہ میں داخل ہو چکی ہوں، میرے لیے جو رشتے آتے ہیں ان کا ماضی انتہائی داغدار ہے۔ اگرچہ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ ماضی کو خیر باد کہہ چکے ہیں، لیکن میں ان کے ماضی کو دیکھ کر تذبذب کا شکار ہوں، رہنمائی فرمائیں۔

جواب

نکاح کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کے دین اور اخلاق کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دو، اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد ہوگا۔“ (ترمذی النکاح: ۱۰۳۳)

اس حدیث کے پیش نظر نکاح کے لیے اچھے کردار کے حامل انسان کا انتخاب کرنا چاہیے۔ اگر کسی انسان کا ماضی داغدار تھا اور اس نے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لی ہے تو اس کے ساتھ نکاح کرنے میں چنداں حرج نہیں۔ حدیث میں ہے: ”گناہوں سے توبہ کرنے والا تو ایسے ہے جیسے اس کا کوئی گناہ ہی نہ ہو۔“ (ابن ماجہ الزہد: ۴۳۵۰)

اس قسم کے رشتے کو اس لیے رد کر دینا کہ اس کا ماضی داغدار تھا، عقلمندی نہیں۔ ہاں اس امر کی تحقیق کر لی جائے کہ واقعی اس میں تبدیلی آ چکی ہے اور وہ اپنے ماضی سے توبہ کر چکا ہے؟ نیز وہ برائی کو چھوڑ چکا ہے تو اس کے کہنے پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ جب ہم اپنے اسلاف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھتے ہیں کہ ان میں اکثر دور جاہلیت میں شرک جیسے جرم میں مبتلا تھے، شراب نوشی اور حرام

خوری کے خورگ تھے لیکن جب مسلمان ہوئے اور اپنے ماضی سے تاب ہو گئے نیز اپنے اسلام پر اچھی طرح کار بند رہے تو انہوں نے شادیاں کیں مہر دوسروں سے رشتے ناطے کیے لیکن انہیں اس لیے رد نہیں کیا گیا کہ ان کا ماضی داغدار تھا۔ بہر حال مرد کی اس حالت کا اعتبار کیا جائے گا جس پر وہ موجودہ وقت میں کار بند ہے۔ لیکن اگر کسی شخص کا ماضی شرفساد سے آلودہ ہے اور اس نے ان کاموں کو ترک نہیں کیا جن سے اس کا کردار داغدار ہوا ہے تو ایسے شخص کے ظاہر قول و اقرار کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا اور نہ ہی وہ کسی مسلمان دیندار خاتون سے شادی کا سزاوار ہے۔

ولادت کے وقت بیوی کو تحفہ دینا

سوال میری دو بیویاں ہیں کسی بیوی کے ہاں بچے کی پیدائش پر میں اسے تحفہ دیتا ہوں تو کیا میرے لیے ضروری ہے کہ میں دوسری بیوی کو بھی اس طرح کا تحفہ دوں تاکہ عدل و انصاف کے تقاضے پورے ہوں؟ اس سلسلہ میں شریعت کیا حکم دیتی ہے؟

جواب جس شخص کی دو یا زیادہ بیویاں ہیں تو ان کے درمیان عدل و انصاف کرنا خاندان کی ذمہ داری ہے اگر وہ اس میں کوتاہی کرتا ہے تو قیامت کے دن اس کے متعلق باز پرس ہوگی۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے کسی ایک طرف زیادہ میلان رکھتا ہو تو وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو مفلوج ہوگا۔“ (مسند احمد: ج ۲ ص ۴۷۱)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ظاہری معاشرتی برتاؤ میں کسی کوتاہی نہ کرے۔ البتہ قلبی میلان اگر کسی طرف زیادہ ہے تو امید ہے کہ اس پر باز پرس نہیں ہوگی۔ صورت مسئلہ میں اگر کسی شخص کی دو بیویاں ہیں تو ان میں سے اگر ایک بچہ جنم دیتی ہے تو اسے تحفہ دیا جاسکتا ہے اور ایسے حالات میں دوسری کو تحفہ دینا ضروری نہیں۔ کیونکہ جب اس کے ہاں بچہ پیدا ہوگا تو اسے بھی تحفہ دیا جائے گا اور اس وقت دوسری کو کچھ نہیں ملے گا۔ البتہ اس بات کا خیال رکھا جائے کہ تحفہ دینے میں مساوات کرنا ضروری ہے۔ یعنی تحائف میں برابری ہونی چاہیے لیکن اگر وہ سمجھتا ہے کہ دوسری کو تحفہ نہ دینے میں شرفساد کا اندیشہ ہے جیسا کہ عورتوں میں رقابت کے جذبات پائے جاتے ہیں تو پھر وہ دونوں کو تحفہ دے تاکہ آئندہ زندگی میں کسی مشکل کا شکار نہ ہوا یا کرنے سے محبت و یگانگت بھی پیدا ہوگی اور تالیف قلب کا اظہار بھی ہوگا۔ واللہ اعلم!

لے پالک سے پردہ

سوال میں نے ایک یتیم بچے کو گود میں لیا اور اس کی پرورش کی اب وہ بلوغت کے قریب ہے کیا بالغ ہونے کے بعد مجھے اس سے پردہ کرنا ہوگا یا بیٹا ہونے کی حیثیت سے میں اس سے پردہ نہ کروں؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں۔

جواب اگر کوئی عورت اپنے بھائی یا بہن کا لڑکا لے کر اس کی پرورش کرتی ہے تو بالغ ہونے کے بعد اس سے پردہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ اس کا بھتیجا یا بھانجا ہے۔ ان سے پردہ کرنا ضروری نہیں جیسا کہ قرآن کریم نے اس امر کی صراحت کی ہے۔ (النور: ۳۱)

اگر ان کے علاوہ کوئی اور یتیم بچہ گود میں لیا ہے تو بالغ ہونے کے بعد اس سے پردہ کرنا ضروری ہے اگرچہ ایسا کرنا بہت مشکل ہوتا ہے تاہم اللہ کا حکم سمجھ کر یہ کام کرنا چاہیے۔ اگر اس نے دو سال کی عمر میں بچے کو پانچ مرتبہ دودھ پلا دیا ہے تو پھر وہ بچہ اس کا رضاعی بیٹا ہے اور اس کی بیٹیوں کا رضاعی بھائی ہے ایسی صورت میں اس سے پردہ کرنا ضروری نہیں۔ چنانچہ سیدنا عمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ”جب ان کے رضاعی چچا جن کا نام افلح تھا آئے اور گھر آنے کی اجازت طلب کی تو میں نے اسے اجازت نہ دی اور اس سے پردہ کر لیا رسول اللہ ﷺ کو اس کے متعلق علم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے پردہ نہ کرو اس لیے کہ دودھ پلانے سے وہ حرمت ثابت ہوتی ہے جو نسب کی وجہ سے ہوتی ہے۔“ (مسلم الرضاع: ۱۴۴۳)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اجنبی بچے کو اگر دودھ پلا دیا جائے تو اس سے پردہ ختم ہو جاتا ہے۔ بشرطیکہ دو سال کی عمر میں اور کم از کم پانچ مرتبہ دودھ پلایا جائے۔ اگر ایسا نہیں تو لے پالک بچہ جب جوان ہو جائے تو گھر میں جو خواتین یا جوان لڑکیاں ہیں انہیں اس سے پردہ کرنا چاہیے۔ ایک صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اپنی کسی لڑکی کا اس سے نکاح کر دیا جائے ایسے حالات میں بھی پردے کی پابندی ختم ہو جاتی ہے۔ بصورت دیگر لے پالک کو جوان ہونے کے بعد گھر میں رکھنا اور اس سے پردہ نہ کرنا کئی ایک خرابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔ واللہ اعلم!

منترم — جناب محمد اجمل بھٹی/جناب عاطف الیاس

نقروانی

جناب حافظ یوسف سراج

تاریخ

3 شوال 1437ھ / 8 جولائی 2016ء

رمضان المبارک کے بعد مسلمانوں کا طرز عمل

امام مسیح الخراج
فضیلۃ الشیخ
ڈاکٹر خالد الغامدی

حمد و ثناء کے بعد:

اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تمام معاملات میں اس سے خوف کھاؤ۔ خوب جان لو کہ اللہ کا ذکر کامیابی، اللہ کی نصرت و حمایت اور توفیق الہی کے حصول کا سب سے عظیم ذریعہ ہے۔ جو نیکی میں آگے بڑھا، جس نے بلندی و رفعت حاصل کی اور جس نے عزت و وقار حاصل کیا، اسے یہ نعمت تقویٰ ہی کے ذریعے حاصل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی تعظیم، اس کے تقویٰ، دلوں کی سلامتی، اور برائیوں سے دور رہ کر ہی یہ نعمتیں حاصل کی جاسکتی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”جو اللہ سے ڈرے، اللہ اس کے لیے نجات کی راہ نکال دے گا، اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو، اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بیشک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے، بیشک اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ رکھا ہے۔“

(سورت طلاق ۲، ۳)

برداران اسلام! ہم نے ابھی ابھی اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے لبریز دنوں اور سال بھر کے افضل ترین مہینے رمضان المبارک کو الوداع کہا ہے۔ اس کی آمد سے قبل ہم اس کے استقبال کی بھرپور تیاریاں کر رہے تھے، پھر یہ بابرکت دن اور راتیں تیز رفتاری سے ختم ہو گئیں، ہمارے نیک اعمال سر بھر ہو گئے، اب وہ قیامت کے روز عظیم و خیر اللہ کے سامنے ہی کھولے جائیں گے۔

جسے اس دن اللہ کی رحمت حاصل ہو گئی، وہ شکر گزار ہوگا۔ اسے اللہ کی قبول رضا مبارک ہو۔ جنت کے دروازے الریان سے جنت میں داخلہ مبارک ہو۔ کیونکہ روزے داروں کو ان کے صبر کا بدلہ بغیر حساب کے دیا جائے گا۔ جس کو اس روز ناکامی کا سامنا ہوا وہ خود ہی کو ملامت کرے خود کو کوتاہ رہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے

برکتوں والا مہینہ عطا کیا تھا، اپنی رحمت و فضل کے دروازے اس کیلئے کھول دیے تھے۔ لیکن اس نے خود ہی اس سے فیض یاب ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ تم سب جنت میں داخل ہو گے سوائے اس کے کہ جس نے خود داخل ہونے سے انکار کیا۔

اے اللہ کے بندو! عبادات اور نیک اعمال کی بجائے آوری کے بعد ایک مسلمان کے ہاں سب سے اہم چیز اس کی قبولیت ہوتی ہے۔ لہذا آپ دیکھتے ہیں کہ وہ نیک اعمال کے ذریعے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ وہ ریا کاری اور دکھاوے سے بچتا ہے، لوگوں کی واہ واہ اور تعریف کی تمنا نہیں کرتا بلکہ پورے اخلاص سے نیک اعمال کرتا ہے اور ساتھ ساتھ ڈرتا ہے کہ کہیں اس

امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے نیک اعمال کئے اور اللہ سے ڈرتے رہے کہ

ان کے یہ اعمال انہیں عذاب الہی سے بچا سکیں گے یا نہیں۔ بلاشبہ مومن نیکی اور خشیت الہی کو ساتھ ساتھ رکھتا ہے جبکہ منافق برائیاں اور بے خوفی کو ساتھ لئے پھرتا ہے۔

کے عمل رد نہ کر دیئے جائیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ چیزیں ہی قبول فرماتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور انہیں پڑھ کر سناؤ آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر جب دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی تو ایک کی قبول ہوئی اور دوسرے کی نہ قبول ہوئی بولا کہ قسم ہے! میں تجھے قتل کر دوں گا“ اللہ اسی سے قبول کرتا ہے، جسے ڈر ہے۔“ (المائدہ ۲۷)

یعنی وہ لوگ جو ہر نیک عمل کرتے ہوئے اللہ سے ڈرتے ہیں، پورے اخلاص اور صدق دل سے وہ عمل کرتے ہیں، سنت کی اتباع کرتے ہیں، اور ساتھ ہی ساتھ خوف کھاتے ہیں کہ کہیں اللہ ان کے عمل رد نہ کر دے، اسی لئے اللہ کے مومن بندوں کا یہ خصوصی وصف بیان ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

”اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں اور ان کے دل

ڈر رہے ہیں، یوں کہ ان کو اپنے رب کی طرف پھرتا ہے۔“ (المومنون ۶۰)

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول ﷺ سے اس آیت کی تفسیر پوچھی کہ یہ کون لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں؟ کیا یہ چور، شرابی اور بدکار ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر صدیق کی لخت جگر! اس سے یہ لوگ مراد نہیں بلکہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نمازیں ادا کرتے جائیں۔ (مسند احمد ترمذی)

امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے نیک اعمال کئے اور اللہ سے ڈرتے رہے کہ ان کے یہ اعمال انہیں عذاب الہی سے بچا سکیں گے یا نہیں۔ بلاشبہ مومن نیکی اور خشیت الہی کو ساتھ ساتھ رکھتا ہے جبکہ منافق برائیاں اور بے خوفی کو ساتھ لئے پھرتا ہے۔

سچا مسلمان شاہراہ زندگی پر چلتے ہوئے اپنے رب کی رضا کے حصول میں امید و خوف کے دو پروں کے ساتھ اڑائیں بھرتا ہے، وہ نیک اعمال سر انجام دیتا ہے، اور اللہ سے قبولیت کی امید رکھتا ہے، ارحم الراحمین کی رحمت اور اس کے فضل کی تمنا رکھتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ اللہ کے عذاب اور تاراضی سے بھی ڈرتا ہے کہ کہیں اس کے نیک اعمال رد نہ کر دیئے جائیں۔

بہت سارے روزے داروں کو سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ بہت سے قیام کرنے والوں اور قراء کو سوائے تھکاوٹ اور شب بیداری کے کچھ نہ ملے گا۔ بہت سارے تلبیہ پڑھنے والوں کو جواب ملے گا کہ: تمہاری بیت اللہ کی حاضری قبول نہیں۔ نیک اعمال کی قبولیت اللہ تعالیٰ کی رضا اور نیک اعمال کے ثواب کا حصول صالحین کی امید ہے۔ عابدوں کا مقصد اور اللہ کے تقرب چاہنے والوں کی تسلی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے

بلانے پر حاضر ہو جاؤ، جب رسول تمہیں اس چیز کے لیے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حاکم ہو جاتا ہے اور یہ کہ تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے، اور اس قتنہ سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں کو ہی نہ پہنچے گا اور جان لو کہ اللہ کا عذاب سخت ہے۔“ (الانفال ۲۵، ۲۶)

برادران اسلام! اللہ کی رضا اور تقرب کے حصول کے لئے کوشش کرنے والے مسلمانوں کو جس سب سے بڑی آفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ پست ہمتی اور سستی ہے۔ انہیں بے حسی، سستی اور بے عملی کی مصیبت گھیر لیتی ہے، اللہ تعالیٰ نے نماز میں سستی کرنے والوں اور صدقہ و خیرات میں بد دلی دکھانے والوں کی تشبیہ کی ہے۔ ان کے اس عیب کو دنیا کے سامنے رکھ دیا ہے، تو جو شخص بالکل عبادت چھوڑ دے اور بے حس ہو کر بیٹھ جائے وہ کیا برا آدمی ہوگا؟

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے لوگوں کی حالت سے ڈرایا ہے جو اپنے نیک اعمال کی عمارت کو خوب مضبوط بناتے ہیں

۔ اللہ کا تقرب حاصل کرتے ہیں اور پھر بد عملی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا سوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کر کے توڑ دیا۔“ (نحل ۹۲)

صحیح بخاری و مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: اے عبداللہ! فلاں شخص جیسا مت بنا، وہ تہجد گزار تھا پھر اس نے تہجد پڑھنا چھوڑ دی۔ امام بیہقیؒ نے اپنی کتاب شعب الایمان میں صحیح سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے بیان کیا ہے کہ:

ہر عمل کا جوش ہوتا ہے اور ہر جوش میں سستی آ جاتی ہے تو جس کی سستی سنت کے مطابق ہوئی وہ ہدایت پا گیا اور جس کی سستی اسے سنت سے دور لے گئی وہ ہلاک ہو گیا۔

جامع ترمذی میں نبی کریم ﷺ کا فرمان منقول ہے: بلاشبہ ہر عمل کا جوش اور پھرتی ہوتی ہے اور پھر جوش میں سستی لاحق ہو جاتی ہے، اگر صاحب عمل درست عمل کرے اور قریب قریب رہے تو اس کے درست رہنے کی

امید کی جاسکتی ہے، اگر لوگ اس کی طرف انگلیاں اٹھانے لگیں تو اسے کچھ مت شمار کرو۔

ہر عبادت گزار اور عمل کرنے والے کو عمل میں سستی اور وقفہ کا سامنا کرنا پڑتا ہے کبھی دوران عبادت اور کبھی عبادت کے بعد، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان اور آزمائش ہوتا ہے، تاکہ اللہ تعالیٰ اپنے سچے اور محبوب لوگوں کو دیگر لوگوں سے ممتاز کر دے، کون مخلص ہو کر اس کی عبادت کرتا ہے اور کون مطلب برآری کیلئے عبادت گزار ہے، ان میں فرق کرنے کیلئے یہ امتحان ہے، مطلب برآری کیلئے عبادت کرنے والے کو اللہ کی نعمتیں ملتی رہیں تو وہ خوش و خرم رہتا ہے اور کوئی مشکل آجائے تو وہ سر پٹ بھاگ نکلتا ہے۔

خوش بخت وہ شخص ہے جس کا وقفہ اور سستی عارضی ہو، اس کے دوران میں وہ سنت کے مطابق زندگی گزارتا

حقیقی برباد وہ شخص ہے جو سستی اور وقفے کے بعد واجبات اور فرائض میں بد عملی کا شکار ہو جاتا ہے، ممنوعات میں سستی برتنے لگتا ہے، وہ اپنے اعمال کی عمارت منہدم کر دیتا ہے، اپنی ایمانی گریں کھول دیتا ہے اور اپنے عوام توڑ دیتا ہے۔

ہے، اطاعت اور فرمانبرداری کے ساتھ درست عمل بجالاتا ہے، حکمت و بصیرت کے ساتھ اپنی اصلاح کرتا ہے اور پھر پورے جوش و جذبے کے ساتھ نیک عمل اور تقرب الہی کے حصول کیلئے کوششیں تیز کر دیتا ہے، یہ وہ سچا اور مخلص آدمی ہے جسے اللہ توفیق بخشتا ہے اور ثابت قدمی سے نوازتا ہے، وہ وقفے کے دوران ڈمگاتا نہیں، اپنے رب کے ساتھ اس کے تعلقات تبدیل نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ سوئے ظن کا شکار ہوتا ہے۔

جبکہ حقیقی برباد وہ شخص ہے جو سستی اور وقفے کے بعد واجبات اور فرائض میں بد عملی کا شکار ہو جاتا ہے، ممنوعات میں سستی برتنے لگتا ہے، وہ اپنے اعمال کی عمارت منہدم کر دیتا ہے، اپنی ایمانی گریں کھول دیتا ہے اور اپنے عوام توڑ دیتا ہے۔

اسے انسانی اور جنی شیاطین اپنا شکار بنا لیتے ہیں، یہ خواہشات نفسانی کا اسیر ہو جاتا ہے، اسے دنیا دائیں بائیں گھماتی رہتی ہے، یہ بدعت کا شکار ہو جاتا ہے، یا قرآن و حدیث میں تحریف و تبدیلی یا غلو و انتہا پسندی یا تساہل

و تفریط کا نشانہ بن جاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے ایک اسرائیلی عالم کا حال قرآن مجید میں بیان کیا ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی آیات کا علم عطا کیا تھا، پھر اسے دنیا کی زیب و زینت نے اندھا کر دیا، وہ اپنی خواہشات کا اسیر ہو کر پستی میں گر گیا۔ وہ حق کے بیان سے ست ہو گیا، وہ علماء کرام کے کردار اور وقار سے نکل گیا، اللہ تعالیٰ کی آیات میں تبدیلی اور تحریف کا مجرم بن گیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور اے محبوب! انہیں اس کا احوال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیتیں دیں تو وہ ان سے صاف نکل گیا تو شیطان اس کے پیچھے لگا تو گمراہوں میں ہو گیا، اور ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے اٹھا لیتے مگر وہ تو زمین پکڑ گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہوا تو اس کا حال کتنے کی طرح ہے تو اس پر بوجھ لا دے تو زبان نکالے اور چھوڑ دے تو زبان

نکالے یہ حال ہے ان کا جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو تم نصیحت سناؤ کہ کہیں وہ دھیان کریں۔“ (الاعراف ۱۷۵، ۱۷۶)

اللہ کے بندو! یقیناً سچا مسلمان وہ ہے جس کی ساری زندگی میں تقویٰ ہی اس کا امتیاز اور اوڑھنا بچھونا ہو، جو نیکی کے کاموں کو بجالائے اور گناہوں اور برائیوں سے اجتناب کرے، یہی اس کا منہج و کردار ہو، نیکیوں کے موسم بہار میں عبادت کے ذریعے اللہ کا تقرب تلاش کرے اور موقع سے فائدہ اٹھائے، اپنے آپ کو خیر و بھلائی کے کاموں کا عادی بنائے اور عمدہ اخلاق کو ترک نہ کرے، نہ غفلت کا شکار ہو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عبادت اور تقرب کا موقع انسان کی موت تک جاری رکھا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت میں رہو،۔ (الحجر ۹۹)

دوسرا خطبہ!

حمد و ثناء کے بعد:

اللہ کے نزدیک بڑے گناہوں میں اور بدترین جرائم میں سے یہ بھی ہے کہ انسان جان کر سرکشی اور ہٹ دھرمی کے ساتھ معصوم جانوں کو قتل کرنے اور پاکیزہ خون بہانے میں شریک کار بنا رہے۔ زمان و مکان کی حرمت

اے امت اسلام! سرزمینِ حرمین اور مقدساتِ اسلامیہ کے عقیدے دین کا دفاع کرنا جہاد کے بلند مرتبوں میں سے ہے اور واجب الادا واجبات میں سے ہے اور سب سے بڑھ کر تقرب الہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

سنو! حسد کرنے والی شرکی طاقتیں ناکام و نامراد ہو گئیں۔ جو فساد برپا کرنا چاہتی ہیں، امن و امان تباہ و برباد کرنا چاہتی ہیں۔ سنو! اپنا غصہ اور حسد لیے خود ہی مر جاؤ۔ اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی الہ نہیں۔ اللہ کا دین غالب آ کر رہے گا، سرزمینِ حرمین اللہ کی حفاظت اور نگہبانی میں ہے اور ان کا معاملہ امانت دار ہاتھوں میں ہے۔ جو پورے عزم اور طاقت کے ساتھ ہر اس ہاتھ کو کاٹ ڈالے گی جو تخریب کاری کے لیے اس کی طرف بڑھے گا اور جو مقدساتِ اسلام پر حملہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ ”جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں

اور زمین میں اس لیے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں اُن کی سزا یہ ہے کہ قتل کیے جائیں، یا سولی پر چڑھائے جائیں، یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ

ڈالے جائیں، یا وہ جلا وطن کر دیے جائیں، یہ ذلت و رسوائی تو اُن کے لیے دنیا میں ہے اور آخرت میں اُن کے لیے اس سے بڑی سزا ہے“ (مائدہ: ۳۳)۔

اے اللہ! اے طاقت و عزت والے! جو ہمارے بارے میں، ہمارے ملک کے بارے میں یا مسلمان ممالک کے بارے میں برا ارادہ رکھے، یا اللہ اس کی چال اسی پر لوٹا دے اور اسے خود میں مشغول کر دے۔ اے اللہ! ہمارے ملک کو اور تمام مسلم ممالک کو امن و امان نصیب فرما اور ہر جگہ سے اسے رزق مہیا فرما۔ آمین!

وی پی آر ہا ہے

◎ جن قارئین کرام کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے انہیں ہفت روزہ اہل حدیث وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ جسے وصول کرنا ان کا جماعتی و اخلاقی فرض ہے۔ (ادارہ)

والدین رشتہ داروں اور بے قصور لوگوں کے خون کو حلال سمجھ لیا اور مقدس ترین زمان و مکان پر حملہ کر دیا؟!!

اے امت اسلام! یہ آفتِ مسلمان معاشرے اور بالخصوص حرمین شریفین میں تو بالکل نامانوس ہے۔ یہ تو وہ سرزمین ہے کہ جہاں اعتدال، وسطیت اور اسلام کے حسین نظام کے تحت عوام اور حکمران بستے ہیں۔

ہم بھرپور انداز میں یہ تاکید کرتے ہیں کہ یہ جرائم گمراہ فکر اور غیر معتدل تصورات کا نتیجہ ہیں اور یہ اسلامی معاشروں میں ایک انوکھی چیز ہے۔ اسے پھیلانے اور بڑھانے کا ذمہ حاسد دشمنوں نے لے رکھا ہے جو حقیقت میں جرم اور فساد، دہشت گردی اور بد امنی کا علم اٹھائے ہوئے ہیں۔ وہ ہمارے ملک کے امن و امان، صحت و عقیدے اور حجاج کی خدمت کے لیے کی گئی کاوشوں کو تباہ و برباد کرنے کی ناکام کوششیں کر رہے ہیں۔

اے امت اسلام! سرزمینِ حرمین اور مقدساتِ اسلامیہ کے عقیدے دین کا دفاع کرنا جہاد کے بلند مرتبوں میں سے ہے اور واجب الادا واجبات میں سے ہے اور سب سے بڑھ کر تقرب الہی کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔

اللہ کے بندو! یہ ایک حقیقت ہے اور ہمیں چاہیے کہ ہم اس خطرے کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ اسے سمجھنے کے بعد مکمل عزم اور ہمت کے ساتھ اس الم ناک سوچ کی روک تھام کریں۔ اکٹھے ہو جائیں، اپنی صفیں مضبوط کر لیں، اختلافات اور جھگڑے چھوڑ دیں، فرقہ واریت اور نام نہاد عصمتوں کو پس پشت ڈال کر اکٹھے ہو جائیں۔ معاشرے کے جو مؤثر افراد اصلاح کر سکتے ہیں اور معاشرے پر اثر انداز ہو سکتے ہیں جیسے علماء، مفکرین، سیاست دان، میڈیا کے لوگ، دانش ور اور سوشل میڈیا کے فعال لوگ، ان کا فرض ہے کہ وہ معاشرے کو ان افراد سے خبردار کریں، ان کے شبہات کا ازالہ کریں اور ان کے افکار کے جوابات لکھیں اور ان سے لوگوں کو آگاہ کریں۔ اسی طرح حکمرانوں کا ساتھ دیں اور ذمہ داری کا مظاہرہ کریں۔

اللہ کے بندو! ہم میں سے ہر کوئی حرمین شریفین کی حفاظت میں اپنا کردار ادا کر رہا ہے اور اس حوالے سے ہر کسی پر چند چیزیں لازم آتی ہیں۔

اور تقدس کا لحاظ کیے بغیر دھاکوں اور تخریب کاری کے ذریعے نسل و فصل کی بربادی کرنے، کھیتوں کی غارت گری اور بد امنی پھیلانے کو اپنا مقصد بنائے رکھے۔ بدترین مقاصد اور انتہائی مذموم اہداف ہیں کہ تخریب کاری کر کے امن تباہ کیا جائے۔

یقین جانئے کہ ان مجرمانہ اعمال کے پیچھے دہشت گرد تنظیمیں، فرقہ واریت پھیلانے والے گروہ اور حسد کرنے والے دشمن ہیں، جنہوں نے عالمِ اسلامی میں فرقہ واریت کی آگ بھڑکانے اور بد امنی پھیلانے کے لیے کم سن نوجوانوں کو استعمال کیا ہے۔ انہوں نے حرمین شریفین کے خادمِ سعودی عرب پر حملہ کیا ہے۔

رمضان المبارک میں اور بالخصوص اس کے آخر میں ہونے والے حادثات جو اس ملک میں پیش آئے ہیں، جن میں دھماکے کیے گئے اور خون ریزی کی گئی،

امن پسند شہریوں کو ہراساں کیا گیا، یہاں تک کہ معاملہ رسولِ مکرم ﷺ کے شہر مدینہ تک بھی جا پہنچا، یہ ہر لحاظ سے بڑی بد نصیبی ہے۔ حرمین کی غیرت رکھنے والے ہر مسلمان کے لیے یہ ایک مشکل

مرحلہ ہے۔ الم ناک اور بیک وقت حیرت ناک اور تشویش ناک مرحلہ ہے۔ الم ناک اس لیے کہ یہ حرمین کی سرزمین پر ہوئے ہیں، اس مقدس مقام پر کہ جہاں وحی نازل ہوتی رہی۔

اس کے نتیجے میں بے قصور مسلمان قتل ہوئے ہیں، وفادار سپاہی قتل ہوئے ہیں۔ ہم انہیں اللہ کے یہاں شہید سمجھتے ہیں۔ (اللہ ان سب کی مغفرت فرمائے۔) اگر اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت نہ ہوتی اور پھر ہمارے بہادر جوانوں کی کاوشیں نہ ہوتیں تو یہ دھماکے رسولِ اکرم ﷺ کی مسجد مبارک تک پہنچ ہی چکے ہوتے۔ اللہ ہمارے سپاہیوں کو مزید ہمت اور طاقت عطا فرمائے۔

حیرت ناک اور تشویش ناک اس لیے کہ دانشمند سوال کر رہے ہیں: یہ جاہل حملہ آور کہاں سے آتے ہیں؟ جو مومنوں کے متعلق نہ کسی عہد کا پاس رکھتے ہیں اور نہ کسی تعلق کا لحاظ۔ جنہوں نے نہ حرمین کا پاس رکھا ہے اور نہ زمان و مکان کے تقدس کا لحاظ۔ آخر اہل کی نظر میں خون ریزی کا گھناؤنا جرم اتنا ہلکا کس طرح ہو گیا؟ انہوں نے

شانِ مدینہ

میرا دل جانِ مدینہ ہے میرا ایمانِ مدینہ ہے میرا ارمانِ مدینہ ہے میرا جہانِ مدینہ ہے
اُو سارے محبتِ مصطفیٰ سے کر لیں دل روشن کہ ان کی سیرت و صورت کا نغمہ خوانِ مدینہ ہے



محمدؐ کی محبت اصل طاعت سے عبارت ہے کہ فرمانِ خدا ہے جو وہ فرمانِ مدینہ ہے
دل و جان سے طلبگار میں ہوں سیرتِ محمد ﷺ کا کہ اخلاقِ محمد ﷺ کا یہ ترجمانِ مدینہ ہے



ملی ہے مجھ کو سعادتِ مدحتِ مصطفیٰ ﷺ کی کہ ہر بازار و کوچہ محو اذانِ مدینہ ہے
یہی ہجرتِ گاہِ نبوی ﷺ یہی ہے درسگاہِ نبوی ﷺ کہ مدفنِ مصطفیٰ ﷺ سرکارِ دو جہانِ مدینہ ہے



ہر اک خیر و برکت کا ہے مصدرِ سرزمینِ حرم کہ دعوتِ توحید و سنت کا نشانِ مدینہ ہے
یہ جنت ہے جو آتا ہے نہیں جانے کو دل کرتا عجب ہے مہکتی خوشبو گلستانِ مدینہ ہے



یہاں کفر و ضلالت کو ٹھکانہ مل نہیں سکتا کہ اہل توحید و سنت کا آشیانِ مدینہ ہے
کہ اس کی سرحدوں پہ پہرے دارِ رب کے فرشتے ہیں نہ داخل ہو سکے دجالِ فرمانِ مدینہ ہے



تو پڑھ درودِ ابراہیم علیہ السلام تاجِ چلِ راہِ مدینہ کو
تجھے حق نے یہ عزت دی تو مہمانِ مدینہ ہے

مدینۃ الرسول ﷺ پر حملہ

امیر مہتمم جتہ سینئر پروفیسر ساجد رحیم

خبر

تھا، انہوں نے مقدس شہر کے تیس ہزار شہریوں بشمول حاجیوں کو شہید کیا، خواتین کی بے حرمتی کی اور بچوں کو دھمکایا۔ خانہ خدا سے چرائے حجر اسود کو قرامطیوں نے 22 برس تک اپنے پاس رکھا۔ یہ گروہ کون تھا؟ اس کے ڈانڈے کن سے ملتے ہیں؟ تحقیق کرنے سے سب کچھ پتہ چل سکتا ہے۔ آج بھی انہی کے نظریات کے حامل لوگ یہ سب کچھ کروا رہے ہیں۔

مدینۃ الرسول پر تازہ حملے سے پوری مسلم دنیا میں تشویش اور سراسیمگی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ حملہ آور مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہونا چاہتا تھا جہاں ہزاروں زائرین افطاری کے لیے بیٹھے ہوئے تھے۔ سعودی انٹیلی جنس کی بروقت کارروائی اور حکمت عملی نے بڑے نقصان سے بچا لیا۔ بہر حال دن بدن حالات خراب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سعودی عرب کے بدخواہوں کے ناپاک ارادے سامنے آرہے ہیں۔ آگے جج بھی آرہا ہے، ان حالات

میں سعودی عرب کو سفارتی، سیاسی اور انتظامی لحاظ سے مضبوط کرینگی ضرورت ہے۔ سعودی حکام نے ماضی میں بھی حملہ آوروں کو ناکام بنایا اور آئندہ بھی ناکام بنائیں گے۔ ان شاء اللہ! سعودی عرب کی جانب سے حرمین شریفین کا تحفظ

صرف زبانی جمع خرچ نہیں بلکہ اس مقدس فریضے کی جڑیں روشن تاریخ سے جاملتی ہیں۔ اس کے گواہ مشرق سے لیکر مغرب تک اللہ کے وہ بندے ہیں کہ جو مناسک کی ادائیگی کے لئے سعودی عرب کا سفر اختیار کرتے ہیں۔ دہشت گردی کا ناسور جہاں مسلم دنیا کو اندرون خانہ انواع و اقسام کے بحرانوں سے دوچار کر رہا ہے وہاں اس کے نتیجے میں مغربی ممالک میں بھی دہشت گردی کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ عالمی برادری کو جہاں مسلم ممالک میں ہونے والی دہشت گردی کے سدباب میں اپنا مثبت کردار ادا کرنا ہے وہاں عام مسلمانوں پر شکوک و شبہات سے بھی گریز کرنا ہوگا۔ یہ حقیقت ملحوظ خاطر رکھنے کی ضرورت ہے کہ دہشت گردی کا کسی بھی ملک اور مذہب سے تعلق نہیں۔ چنانچہ اس کے لیے لازم ہے کہ اقوام عالم ان عناصر کے

دہشت گردی نہیں تو اور کیا ہے؟ اور آج مدینۃ الرسول ﷺ پر حملے نے دنیائے اسلام کو دکھی کر دیا ہے۔ آج ہمارے ایمان پر حملہ کیا گیا۔ روضہ رسول، اصحاب رسول اور بقیع میں آرام فرما اہل بیت علیہم السلام کی حرمت کو پامال کرنے کی جسارت کی گئی۔

اس سے پہلے یمن کے معاملے میں مسلمانوں کو تقسیم کرنے کی کوشش کی گئی، اسے سیاسی جنگ قرار دیا جاتا رہا۔ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ اس جنگ کی آڑ میں حرمین شریفین کا گھبراؤ کیا جائے گا۔ یہ ایک عالمی سازش ہے۔ اس بارے میں ہمیں بالکل دو ٹوک موقف اختیار کرنا

حرمین شریفین کا مقام بہت بلند ہے۔ مکہ اور مدینہ کی ناموس ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ مکہ کی حرمت اس وجہ سے ہے کہ حج اور عمرہ مکہ میں ادا کیا جاتا ہے جبکہ ہجرت، اسلامی ریاست کی بنیاد اور نبی کریم ﷺ کی آخری آرام گاہ مدینہ منورہ میں ہے۔ علاوہ ازیں بقیع الغرقہ جہاں اصحاب رسول ﷺ، اہل بیت علیہم السلام کی محبوب ہستیاں آرام فرما رہی ہیں۔

اسلام کے آغاز سے لیکر آج تک حرمین شریفین کی حفاظت اور دیکھ بھال مسلمانوں کی اولین ذمہ داری چلی آرہی ہے۔ یہ ذمہ داری صرف ظاہری دیکھ بھال تک

محدود نہیں بلکہ ان مقدسات کی طرف اٹھنے والی ہر بری آنکھ سے محفوظ رکھنا بھی تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ ایک طرف تو حرمین شریفین کے لئے اپنا تن من و دھن لگانے والوں کی روشن تاریخ ہے جبکہ دوسری جانب انہی مقدسات کے امن کو پراگندہ کرنے والوں کے

قابل نفرت اقدامات سے بھی تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔ انہوں نے اپنے دہشت گردانہ اقدامات سے زائرین، نمازیوں اور عبادت میں مصروف افراد کو ذرا یا دھمکا یا حتیٰ کہ بعض شقی القلب حملہ آوروں نے اپنے اقدامات سے اللہ کے مہمانوں کو خون میں نہلانے سے بھی گریز نہیں کیا۔ ان قبیح اعمال کو دنیا کی آنکھوں سے اوجھل نہیں کیا جاسکتا۔

سامراج کے عزائم بہت خطرناک ہیں۔ سامراجی طاقتیں اس وقت عالم اسلام میں انتہائی خطرناک کھیل کھیل رہی ہیں۔ اس کی شرارتیں کھس کر سامنے آگئی ہیں۔ عراق اور شام میں یہی کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ فلسطین کے صابروہ اور شتیلہ کیسوں میں جو کچھ بھی ہوا وہ بھی کسی سے مخفی نہیں۔ پھر یمن میں جو کھیل کھیلا گیا، یہ کھلم کھلا

چاہیے۔ یہ ساری سازش حرمین پر قبضے کے لیے ہے۔ مگر اللہ کی توفیق سے ان کو منہ کی کھانا پڑے گی۔ اس میں وہ ناکام ہوں گے۔ ان شاء اللہ! ابراہیم کی اولاد کو کامیابی نہیں ملے گی۔ بات سعودیوں کی نہیں بلکہ اس وقت ایمان کی بات ہے، اپنے قبلے اور کعبے کے تحفظ کی بات ہے۔ اس میں دورائے نہیں ہو سکتیں۔ اگر ہماری جانوں کی ضرورت پڑے تو سب کو پہنچنا چاہیے، مجھے بھی پہنچنا چاہیے۔ حرمین شریفین کے امن کو پہلی بار تاراج نہیں کیا گیا، سب سے پہلے تاراج کرنے والوں میں پہلا نام قرامطہ کا ہے۔ بحرین کے قرامطیوں نے مکہ المکرمہ پر حج کے موسم میں حملہ کیا اور اللہ کے مہمانوں کی گردنیں اڑائیں۔ اللہ کے گھر کی توہین کرتے ہوئے غلاف کعبہ اتار لیا۔ حجر اسود کو اس کی جگہ سے نکال لیا اور جاتے ہوئے ساتھ لے گئے۔ اس شہر اور مینے جس میں جنگ وجدال ممنوع قرار دیا گیا

مدینۃ الرسول پر تازہ حملے سے پوری مسلم دنیا میں تشویش اور سراسیمگی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ حملہ آور مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہونا چاہتا تھا جہاں ہزاروں زائرین افطاری کے لیے بیٹھے ہوئے تھے۔ سعودی انٹیلی جنس کی بروقت کارروائی اور حکمت عملی نے بڑے نقصان سے بچا لیا۔

خلاف متحد ہو جائیں جو مذہب یا ثقافت سے بڑھ کر انسانیت کے دشمن ہیں۔ سعودی عرب کی سربراہی میں مسلم ممالک کا اتحاد خوش آئند اقدام ہے اس پلیٹ فارم کو فعال بنانے کی ضرورت ہے۔

انسوس ناک امر یہ ہے کہ سعودی سرزمین پر ہونے والی تازہ کاررائیوں نے سعودی عرب نہیں بلکہ حرمین شریفین کے تقدس اور مستقبل کے حوالہ سے بھی کئی سوالات کھڑے کر دیئے ہیں۔ حرمین شریفین کا تقدس اور سعودی عرب کی سالمیت و وحدت، یہ دو سوال ایسے ہیں جن پر کسی قسم کے تحفظات کا کوئی جواز نہیں بتا اور ملت اسلامیہ کے اجتماعی مفاد سے دل چسپی رکھنے والا کوئی بھی شخص اس پر تشویش و اضطراب کا اظہار کیے بغیر نہیں رہ سکتا۔ حرمین شریفین کا حسن انتظام کرنے والی حکومت کے گرد جو گھبراہٹ گھبراہٹ کیا جا رہا ہے اسے اس سے نکالنے کا اہتمام کیا جائے اور اس کے لیے جو بھی قابل عمل صورت ہو سکے اسے اختیار کرنے سے گریز نہ کیا جائے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان، سعودی سالمیت کے خلاف کوئی حرکت برداشت نہیں کرے گی۔ ہم عید کے بعد تحفظ حرمین شریفین کیلئے ملک گیر تحریک چلائیں گے، تحریک کی تیاریوں کو حتمی شکل دینے کے لیے 17 جولائی کو لاہور میں مجلس عاملہ کا اجلاس طلب کر لیا گیا ہے۔ تحفظ حرمین شریفین کے مسئلہ پر او آئی سی کا اجلاس بلا کر مسلم ملکوں کو متفقہ لائحہ عمل قوم کے سامنے لانا چاہیے اور حرمین شریفین کے تحفظ کے مسئلہ کو سیاسی نہیں بنانا چاہیے۔ سب کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے مایوسیوں اور غلط فہمیاں دور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم نے ہمیشہ ہر مسئلہ پر امت مسلمہ کو جوڑنے کی کوشش کی ہے۔ حرمین شریفین کے تحفظ کے معاملہ پر بھی اتحاد و یکجہتی کا ماحول پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ پاکستان تحفظ حرمین شریفین کے مسئلہ پر کبھی غیر جانبدار نہیں رہ سکتا اور نہ قوم یہ چاہتی ہے کہ سعودی عرب یا حرمین کے بارے میں کوئی دوسری رائے اختیار کی جائے کیونکہ حرمین امت کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ امت مسلمہ کے دل حرمین شریفین کے لئے دھڑکتے ہیں۔ ہماری جان، مال، عزت و آبرو حرمین پر قربان ہے۔ اگر حرمین شریفین کو چینلج درپیش ہوتا ہے تو اس کا دفاع امت مسلمہ

کی ذمہ داری ہے۔ ایٹمی قوت ہونے کے ناطے پاکستان کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ ہم نے حرمین شریفین کے حوالے سے مکروہ سازشوں سے ہمیشہ پردہ اٹھایا ہے اور اٹھاتے رہیں گے کیونکہ ہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی سرزمین کی حفاظت کو اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔ ہم ہر سطح پر حرمین شریفین کے تحفظ، تقدس اور حرمت کی بات کرتے رہیں گے۔ حرمین شریفین کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے والوں کے ساتھ پاکستانی قیادت اور فوج آہنی ہاتھوں کے ساتھ پنپے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ!

ڈاکٹر ذاکر نائیک

بقیہ

اضافہ ہوتا ہے۔ پر جوش نوجوان مشتعل ہوتے ہیں اور پھر وہ اپنی مرضی کے فیصلے کرتے ہیں۔ بھارت کو تو کشمیر میں ایک نیا جنم لیتی تحریک آزادی سے بھی سبق سیکھنا چاہیے۔ مقبوضہ کشمیر میں ظلم و ستم اور ہر قسم کے لالچ کے باوجود کسی بھی واقعے کے رد عمل میں ہزاروں کی تعداد میں پر جوش نوجوان بھارت مخالف نعرے لگاتے ہیں، پتھر اڑاتے ہیں اور آزادی کے نعرے لگاتے ہیں۔ دوسری جانب بنگلہ دیش کی بھارت نواز حکومت کو بھی سوچنا چاہیے کہ جبر، ظلم و ستم اور ضدی پن کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ حینہ واجد پاکستان کے خلاف تعصب کی سزا اپنے عوام کو کیوں دے رہی ہے؟ سالوں پرانے مقدمات کو لیکر بزرگ رہنماؤں کو سزائیں دی جا رہی ہیں۔ شاید اسی کا رد عمل وہاں ہونیوالے پرتشدد واقعات ہیں۔ اسی کے باعث بنگلہ دیش کی نوجوان نسل عسکریت پسندی کی جانب مائل ہو رہی ہے اور کئی دہشت گردی کے واقعات بھی سامنے آچکے ہیں جن میں بنگالی افراد کے ساتھ ساتھ متعدد غیر ملکی بھی ہلاک ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک دور حاضر میں اسلام کی سچی تعلیمات کو انتہائی احسن انداز میں پھیلا رہے ہیں۔ وہ عالمی شہرت رکھتے ہیں اور دنیا بھر میں انہیں عزت و احترام کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ مسلمان تو ایک طرف دیگر مذاہب کے ماننے والے بھی اس صاحب علم کی ذہانت و فطانت کے قائل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب یا ان کے اداروں

کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی سے بھارت اور بنگلہ دیش کے بارے میں ایک منفی تاثر پیدا ہوگا۔ دونوں ممالک کی حکومتوں کو چاہیے کہ وہ اس انتہائی نامور اور شہرت یافتہ سکالر کے خلاف تحقیقات کی بجائے ان کو اعتماد میں لیں۔ ان کے اسن و محبت کے پیغام کو عام کرنے میں معاونت کریں تاکہ دونوں ممالک میں شدت پسندی کی جانب مائل ہونیوالی نوجوان نسل کو پرامن رہنے اور معاشرے میں دلیل و مکالمے کے ساتھ بات کرنے پر قائل کیا جاسکے۔ اگر ایسا نہ ہو سکا تو یقیناً یہ دونوں ممالک کے لئے انتہائی خطرناک ہوگا کیونکہ اس سے ایک بڑی تعداد میں پر جوش نوجوان اپنی حکومتوں کے جبر اور نا انصافی سے مایوس ہو کر شدت پسندی اور عسکریت کی راہ اپنائیں گے۔ بھارت و بنگلہ دیش کو چاہیے کہ ڈاکٹر ذاکر نائیک کو متنازعہ بنانے کی بجائے ان کے ذریعے اپنے ہاں ہونیوالی شدت پسندی کا حل تلاش کریں۔ کم سے کم بھارت کو تو اس مرد درویش کا احسان مند ہونا چاہیے کہ جس نے خداداد صلاحیتوں سے اپنے وطن کو ایک منفرد شناخت فراہم کی ہے۔ شاید بھارتی ایوانوں میں موجود حکمرانوں کو احساس ہی نہیں کہ دنیا بھر میں بہت سے لوگ ہندوستان کو ڈاکٹر ذاکر نائیک کے ملک کے حوالے سے جانتے ہیں۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ دعوت دین کے اس علمبردار کی حفاظت فرمائے اور انہیں ہر قسم کے امتحان اور مشکل حالات سے سرخرو فرمائے۔ آمین

سٹی کوٹ رادھاشن کی تبلیغی سرگرمیاں

① ماہ رمضان کے آغاز سے اختتام تک جامع مسجد مبارک اہل حدیث کوٹ مینیاں میں حافظ محمد زکریا عاصم نے درس قرآن دیا۔ جامع مسجد مدنی اہل حدیث ٹول ٹیکس میں حافظ احمد اللہ سلیم نے درس قرآن دیا۔ جامع مسجد سلمان الہمدیٹ محلہ جج والا میں مولانا عبدالغفار سلفی نے درس قرآن دیا۔ مرکزی جامع مسجد محمدی الہمدیٹ گندھیاں روڈ میں حافظ حسن محمود کبیر پوری ناظم ضلع قصور نے درس قرآن دیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی تبلیغی مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین!

منجانب: میاں خالد سیف اللہ، امیر سٹی کوٹ رادھاشن

اس لیے کہ وہ انسان ہے اور انسان بھوک کا عذاب برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لیے کہ وہ شوہر ہے اور شوہر اپنی بیوی کو بھوک سے ایڑیاں رگڑتے دیکھ نہیں سکتا۔ اس لیے کہ وہ باپ ہے اور باپ کی طاقت سے باہر ہے کہ اپنے بچوں کے آنسوؤں کا نظارہ کر سکے جو بھوک کی اذیت سے ان کے معصوم چہروں پر بہہ رہے ہوں۔

پھر اگر بد قسمت انسان قید خانہ اور تازیانے کی سزائیں جھیل کر بھی اس قابل نہیں ہو جاتا کہ بغیر غذا کے زندہ رہ سکے، تو ”مقدس انصاف“ اصلاح اور انسانیت کا آخری قدم اٹھاتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے سولی کے تختے پر لٹکا دو۔ یہ گویا انسان کے پاس اس کے ابناء جنس کی مصیبتوں اور شقاوتوں کا آخری علاج ہے۔

یہ ہے انسان کی شہری اور متدین زندگی کا اخلاق کہ وہ خود ہی انسان کو برائی پر مجبور کرتا ہے اور خود ہی سزا بھی دیتا ہے۔ پھر ظلم اور بے رحمی کے اس تسلسل کو ”انصاف“ کے نام سے تعبیر کرتا ہے۔ اس ”انصاف“ کے نام سے جو دنیا کی سب سے زیادہ مشہور مگر سب سے زیادہ غیر موجود حقیقت ہے۔

چوتھی صدی ہجری کا بغداد دنیا کا سب سے بڑا شہر اور انسانی تمدن کا سب سے بڑا مرکز تھا۔ اس لیے ضروری تھا کہ انسانی آبادی و تمدن کے یہ تمام لازمی نتائج موجود ہوتے۔ گندگی میں کھیاں اور دلدل میں

چھرا س تیزی سے پیدا نہیں ہوتے جس تیزی سے شہروں کی آب و ہوا جرم اور مجرموں کو پیدا کرتی ہے۔ بغداد کے قید خانے مجرموں سے بھرے ہوئے تھے۔ پھر بھی اس کی آبادیوں میں مجرموں کی کوئی کمی نہ تھی۔

بغداد میں آج کل جس طرح حضرت شیخ جنید بغدادیؒ کی بزرگی و درویشی کی شہرت ہے اسی طرح ابن سابط کی چوری اور عیاری بھی مشہور ہے۔ پہلی شہرت نیکی کی ہے دوسری بدی کی۔ دنیا میں بدی نیکی کی ہر چیز کی طرح اس کی شہرت کا بھی مقابلہ کرنا چاہتی ہے اگرچہ نہیں کر سکتی۔

دس برس سے ابن سابط مدائن کے محبس میں قید ہے۔ اس کے خوفناک حملوں سے لوگ محفوظ ہو گئے ہیں۔ تاہم اس کی عیاریوں اور بے باکیوں کے افسانے لوگ

محبت اور قربانی سزا اور انتقام؟

وفاضی کی گرجوشی تھا اب شہر کے سربفلک محلوں کے اندر بے مہری و خود غرضی کا پتھر ہوتا ہے۔ جب وہ اپنے عالیشان مکانوں میں عیش و نعمت کے دسترخوانوں پر بیٹھتا ہے تو اس کے کتنے ہی ہم جنس سرکوں پر بھوک سے ایڑیاں رگڑتے ہیں۔ جب وہ عیش و راحت کے ایوانوں میں حسن و جمال کی محفلیں آراستہ کرتا ہے تو اس کے ہمسایہ میں یتیموں کے آنسو نہیں تھمتے اور کتنی ہی بیواں کہیں ہوتی ہیں جن کے بد نصیب سروں پر چادر کا ایک تار بھی نہیں ہوتا۔ زندگی کی قدرتی یکسانی کی جگہ اب زندگی کی مصنوعی مگر بے رحم تفاوتیں ہر گوشے میں نمایاں ہو جاتی ہیں۔

پھر جب انسانی بے مہری اور خود غرضی کے لازمی نتائج ظاہر ہونے لگتے ہیں کمزوری، افلاس اور بے نوائی

ہجرت کی تیسری صدی کا اختتام ہے۔ بغداد کے تحت خلافت پر المصلح باللہ عباسی متمکن ہے۔ معتمد کے زمانے سے دار الخلافہ کا شاہی اور فوجی مستقر سامرہ میں منتقل ہو گیا ہے۔ پھر بھی سر زمین بابل کے اس نئے بابل میں پندرہ لاکھ انسان بستے ہیں۔ ایران کے اصطخر، مصر کے ربیعیس اور یورپ کے روم کی جگہ اب دنیا کا تمدنی مرکز بغداد ہے۔

دنیا کی اس ترقی یافتہ مخلوق کا جسے ”انسان“ کہتے ہیں کچھ عجیب حال ہے۔ یہ جتنا کم ہوتا ہے اتنا ہی نیک اور خوش ہوتا ہے اور جتنا زیادہ بڑھتا ہے اتنی ہی نیکی اور خوشی اس سے دور ہونے لگتی ہے۔ اس کا کم ہونا خود اس کے لیے اور خدا کی زمین کے لیے برکت ہے۔ یہ جب

چھوٹی چھوٹی بستیوں میں گھاس پھوس کے چھپر ڈال کر رہتا ہے تو کیسا نیک کیسا خوش اور کس درجہ حلیم ہوتا ہے؟ محبت اور رحمت اس میں اپنا آشیانہ بناتی ہے اور روح کی پاکیزگی کا نور اس کے جھوپڑوں کو روشن کرتا ہے۔ لیکن جونہی یہ جھوپڑیوں سے باہر نکلتا ہے اس کی بڑی بڑی بھیڑیں ایک خاص رقبہ میں اکٹھی ہو جاتی ہیں تو اس کی حالت میں کیسا عجیب انقلاب ہو جاتا ہے؟ ایک طرف تجارت بازاروں میں آتی ہے صنعت و حرفت کارخانے کھولتی ہے دولت سربفلک عمارتیں بناتی ہے حکومت و امارت شان و شکوہ کے سامان آراستہ کرتی ہے۔ لیکن دوسری طرف نیکی رخصت ہو جاتی ہے محبت اور فیاضی کا سراغ نہیں ملتا اور امن و راحت کی جگہ انسانی مصیبتوں اور شقاوتوں کا ایک لازوال دور شروع ہو جاتا ہے۔ وہی انسان کی ہستی جو پہلے نیکی و محبت کی دنیا اور راحت و برکت کی بہشت تھی اب افلاس و مصیبت کا مقتل اور مجرموں اور بدیوں کی دوزخ بن جاتی ہے۔ وہی انسان جو جھوپڑیوں کے اندر محبت

جب انسانی بے مہری اور خود غرضی کے لازمی نتائج ظاہر ہونے لگتے ہیں کمزوری، افلاس اور بے نوائی سے مجبور ہو کر بد بخت انسان جرم کی طرف قدم اٹھاتا ہے تو اچانک دنیا کی زبانوں کا سب سے زیادہ بے معنی لفظ وجود میں آ جاتا ہے۔ یہ ”قانون“ اور ”انصاف“ ہے۔ اب بڑی بڑی شاندار عمارتیں تعمیر کی جاتی ہیں اور ان کے دروازوں پر لکھا جاتا ہے ”انصاف کا گھر“ انصاف کے اس ”مقدس گھر“ میں کیا ہوتا ہے؟ یہ ہوتا ہے کہ وہی انسان جس نے اپنی بے رحمی و تغافل سے مفلس کو چوری پر اور نیک انسانوں کو بد اطوار سے بن جانے پر مجبور کر دیا تھا۔ قانون کا پر ہیبت جب پہن کر آتا ہے اور فرشتوں کا سامعصوم اور راہبوں کا سناخجیدہ چہرہ بنا کر حکم دیتا ہے کہ مجرم کو سزا دی جائے۔

کیوں؟ اس لیے کہ اس نے چوری کی ہے۔ اس بد بخت نے چوری کیوں کی؟

آخر وہ وقت آ گیا کہ ابن سابط تیسری مرتبہ قانون کے پنجے میں گرفتار ہو جائے۔ ایک موقع پر جب اس نے اپنے تمام ساتھیوں کو بحفاظت نکال لیا تھا اور خود نکل بھاگنے کی تیاری کر رہا تھا، حکومت کے سپاہی پہنچ گئے اور گرفتار کر لیا۔

اس مرتبہ وہ ایک رہزن اور ڈاکو کی حیثیت میں گرفتار ہوا تھا، اس کی سزا قتل تھی۔ ابن سابط نے جب دیکھا کہ جلاد کی تلوار سر پر چمک رہی ہے تو اس کے مجرمانہ خصائل نے اچانک ایک دوسرا رنگ اختیار کر لیا۔ وہ تیار ہو گیا کہ اپنے بچاؤ کے لیے اپنے ساتھیوں کی جانیں قربان کر دے۔ اس نے عدالت سے کہا: اگر اسے قتل کی سزا نہ دی جائے تو وہ اپنے جتھے کے تمام چور گرفتار کر دے گا۔ عدالت نے منظور کر لیا۔ اس طرح ابن سابط خود تو قتل سے بچ گیا، لیکن اس کے سو سے زیادہ ساتھی اس کی نشاندہی پر موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ ان سو چوروں میں ایک بھی ایسا نہ تھا جس نے قتل ہونے سے پہلے ابن سابط کے نام پر لعنت نہ بھیجی ہو۔ بدعبدی اور بے وفائی ایسی برائی ہے جسے برے بھی سب سے بڑی برائی ثابت سمجھتے ہیں۔ ابن سابط نے اپنے اس طرز عمل سے ثابت کر دیا کہ وہ جرم سے بھی بڑھ کر برائی کا کوئی ایک درجہ رکھتا تھا۔

بہر حال اب ابن سابط مدائن کے قید خانہ میں زندگی کے دن پورے کر رہا ہے۔ اس کی آخری گرفتاری پر دس برس گزر چکے ہیں۔ دس برس کا زمانہ اس کے لیے کم مدت نہیں کہ ایک مجرم کی سیاہ کاریاں بھلا دی جائیں، لیکن ابن سابط جیسے مجرم کے کارنامے مدتوں تک نہیں بھلائے جاسکتے۔ دس برس گزرنے پر بھی اس کے دلیرانہ جرائم کا ذکر بچہ کی زبان پر ہے۔ لوگوں کو یہ بات تو کبھی بھولے سے بھی یاد نہیں آتی کہ ابن سابط ہے کہاں اور کس حالت میں؟ کیونکہ یہ معلوم کرنے کی انہیں ضرورت بھی نہیں ہے۔ البتہ وہ اس کے دلیرانہ کارنامے بھولنا نہیں چاہتے، کیونکہ اس تذکرہ میں ان کے لیے لطف اور دلچسپی ہے۔ انہیں ابن سابط کی نہیں اپنی دلچسپیوں کی فکر ہے۔

انسان کی بے مہریوں کی طرح اس کی دلچسپیوں کا

دیوان خانہ ہر وقت اور ہر جگہ اس کی کارستانیاں جاری رہیں۔ اس کے اندر ایک فاتح کا جوش تھا، سپہ سالار کا سا عزم تھا، سپاہی کی مردانگی تھی، مدبر کی سی دانشمندی تھی، لیکن دنیا نے اس کے لیے یہی پسند کیا کہ وہ بغداد کے بازاروں کا چور ہو۔ اس لیے اس کی فطرت کے تمام جوہر اسی راہ میں نمایاں ہونے لگے۔ افسوس! فطرت کس فیاضی سے بخشی ہے مگر انسان کس بے دردی سے برباد کرتا ہے۔

کچھ دنوں کے بعد جب ابن سابط کی دراز دستیاں حد سے بڑھ گئیں تو حکومت کو خصوصیت کے ساتھ توجہ ہوئی۔ آخر ایک دن گرفتار کر لیا گیا۔ اب یہ ایک کم سن لڑکا نہ تھا، شہر کا سب سے بڑا چور تھا۔ عدالت نے فیصلہ کیا کہ ایک ہاتھ کاٹ ڈالا جائے۔ فوراً قہیل ہوئی اور جلاد نے ایک ہی ضرب میں اس کا پنجہ الگ کر دیا۔

ابن سابط کے ہاتھ کا کٹنا، کٹنا نہ تھا، بلکہ سینکڑوں

بھولے نہیں۔ وہ جب کبھی کسی دلیرانہ چوری کا حال سنتے ہیں تو کہنے لگتے ہیں: ”یہ دوسرا ابن سابط ہے۔“ اس دس برس کے اندر کتنے ہی نئے ابن سابط پیدا ہو گئے مگر پرانے ابن سابط کی شہرت کا کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔ بغداد والوں کی بول چال میں وہ ”جرائم کا شیطان اور برائیوں کا عنقریب“ تھا۔

ابن سابط کے خاندانی حالات عوام کو بہت کم معلوم ہیں۔ جب وہ پہلی مرتبہ سوق التجارین میں چوری کرتا ہوا گرفتار ہوا تو کوتوالی میں اس کے حالات کی تفتیش کی گئی۔ معلوم ہوا کہ یہ بغداد کا باشندہ نہیں۔ اس کے ماں باپ طوس سے ایک قافلہ کے ساتھ آ رہے تھے، راہ میں بیمار پڑے اور مر گئے۔ قافلہ والوں کو رحم آ یا اور اپنے ساتھ بغداد پہنچا دیا۔ یہ اب سے دو برس پیشتر کی بات ہے۔ یہ دو برس اس نے کہاں اور کیوں کر بسر کیے؟ اس

انسان کی بے مہریوں کی طرح اس کی دلچسپیوں کا بھی کیا عجیب حال ہے؟ وہ عجیب عجیب اور غیر معمولی باتیں دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ لیکن اس کی پروا نہیں کرتا کہ اس کی دلچسپی کا یہ تماشا کیسی کیسی مصیبتوں اور شقاوتوں کی پیدائش کے بعد ظہور میں آ سکا ہے؟

نئے ہاتھوں کو اس کے شانے سے جوڑ دینا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے سارے شیطان اور عنقریب اس واقعہ کے انتظار میں تھے۔ جونہی اس کا ہاتھ کٹا، انہوں نے اپنے سینکڑوں ہاتھ اس کے حوالے کر دیئے۔ اب اس نے عراق کے تمام چور اور عیار جمع کر کے اپنا اچھا خاصہ جتھا بنا لیا اور فوجی ساز و سامان کے ساتھ لوٹ مار شروع کر دی۔ تھوڑے ہی عرصہ کے اندر اس کے دلیرانہ حملوں نے تمام عراق میں تہلکہ مچا دیا۔ وہ قافلوں پر حملے کرتا، دیہاتوں میں ڈاکے ڈالتا، محل سراؤں میں نقب لگاتا، سرکاری خزانے لوٹ لیتا اور پھر یہ سب کچھ اس ہوشیاری اور فرزانگی کے ساتھ کرتا کہ اس پر یا اس کے ساتھیوں پر کوئی آنچ نہ آتی۔ ہر موقع پر صاف بچ کر نکل جاتا۔ لوگ جب اس کے مجرمانہ کارنامے سنتے تو دہشت و حیرت سے مبہوت رہ جاتے۔ ”یہ ڈاکو نہیں بلکہ جرم کی ایک خبیث روح ہے۔ وہ انسان کو لوٹ لیتی ہے مگر انسان اسے چھو نہیں سکتا۔“ یہ بغداد والوں کا متفقہ فیصلہ تھا۔

مگر ظاہر ہے یہ حالت کب تک جاری رہ سکتی تھی؟

پر کچھ عجیب طرح کا اثر ڈالا، وہ اب تک ایک ڈرا سہا کم سن لڑکا تھا۔ اب اچانک ایک دلیر اور بے باک مجرم کی روح اس کے اندر پیدا ہو گئی۔ گویا اس کی تمام شقاوتیں اپنے ظہور کے لیے تازیانے کی ضرب کی منتظر تھیں۔ مجرمانہ اعمال کے تمام بھید اور بدیوں گناہوں کے تمام مخفی طریقے جو کبھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں گزرے تھے اب اس طرح اس پر کھل گئے گویا ایک تجربہ کار اور مشاق مجرم کا دماغ اس کے سر میں اتار دیا گیا۔ تھوڑے ہی دنوں کے اندر وہ ایک پکا عیار اور ایک چھٹا ہوا جرائم پیشہ انسان تھا۔

اب وہ چھوٹی چھوٹی چوریاں نہیں کرتا تھا۔ پہلی مرتبہ جب اس نے چوری کی تھی تو دو دن کی بھوک اسے نان بائی کی دکان پر لے گئی تھی۔ لیکن اب وہ بھوک سے بے بس ہو کر نہیں بلکہ جرم کے ذوق سے وارفہ ہو کر چوری کرتا تھا۔ اس لیے اس کی نگاہیں نان بائی کی روٹیوں پر نہیں بلکہ صرافوں کی تھیلیوں اور سودا گروں کے ذخیروں پر پڑتی تھیں۔ دن ہو یا رات بازار کی منڈی ہو یا امیر کا

بھی کیا عجیب حال ہے؟ وہ عجیب عجیب اور غیر معمولی باتیں دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ لیکن اس کی پروا نہیں کرتا کہ اس کی دلچسپی کا یہ تماشا کیسی کیسی مصیبتوں اور شقاوتوں کی پیدائش کے بعد ظہور میں آ سکا ہے؟ اگر ایک چور دلیری کے ساتھ چوری کرتا ہے تو یہ اس کے لیے بڑی ہی دلچسپی کا واقعہ ہے۔ وہ اس کی صورت دیکھنے کے لیے بے قرار ہو جاتا ہے۔ وہ گھنٹوں اس پر رائے زنی کرتا ہے اور وہ تمام اخبار خرید لیتا ہے جن میں اس کی تصویر چھپی ہو یا اس کا تذکرہ کیا گیا ہو۔ لیکن اس واقعہ میں چور کے لیے کیسی شقاوت ہے؟ اور جس مسکین کا مال چوری کیا گیا ہے اس کے لیے کیسی مصیبت ہے؟ اس کے سوچنے کی وہ کبھی زحمت گوارا نہیں کرتا۔

اگر ایک مکان میں آگ لگ جائے تو انسان کے لیے یہ بڑا ہی دلچسپ نظارہ ہوتا ہے۔ سارا شہر اُمد آتا ہے جس کی کو دیکھو بے تماشا دوڑا جاتا ہے۔ لوگ اس نظارہ کے شوق میں اپنا کھانا پینا تک بھول جاتے ہیں۔ اگر چند زندہ انسانوں کے جھلے ہوئے چہرے آگ کے شعلوں کے اندر نمودار ہو جائیں اور

ان کی چیخیں اتنی بلند ہوں کہ دیکھنے والوں کے کانوں تک پہنچ سکیں، تو پھر اس نظارہ کی دلچسپی انتہائی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ تماشا کی جوش نظارہ میں مجنوں ہو کر ایک دوسرے پر گرنے لگتے ہیں۔ لیکن انسانی دلچسپی کے اس جہنمی منظر میں اس مکان اور اس کے کینوں کے لیے کیسی ہلاکت اور تباہی ہے؟ اور جان و مال کی کیسی المناک بربادیوں کے بعد آگ اور موت کی یہ ہولناک دلچسپی وجود میں آ سکی ہے؟ اس بات کے سوچنے کی نہ تو لوگوں کو فرصت ملتی ہے نہ وہ سوچنا چاہتے ہیں۔

اگر انسان کے ابناء جنس میں سے ایک بد بخت مخلوق سولی کے تختہ پر لٹکا دیا جائے تو یہ ان تمام نظاروں میں سے جن کے دیکھنے کا انسان شائق ہو سکتا ہے سب سے زیادہ دلکش نظارہ ہوتا ہے۔ اتنا دلکش نظارہ کہ گھنٹوں کھڑے رہ کر لنگتی ہوئی نعش دیکھتا رہتا ہے مگر اس کی سیری نہیں ہوتی۔ لوگ درختوں پر چڑھ جاتے ہیں ایک دوسرے پر گرنے لگتے ہیں، صفیں چیر چیر کر نکل جانا چاہتے ہیں۔ کیوں؟ اس لیے کہ اپنے ایک ہم جنس کو جان کنی میں

ترپتے اور پھر ہوا میں معلق جھولتے دیکھ لینے کی لذت حاصل کر لیں۔ لیکن جس انسان کے پھانسی پانے سے انسانی نظارہ کا یہ سب سے زیادہ دلکش تماشا وجود میں آیا خود اس پر کیا گزری؟ اور کیوں وہ اس منحوس اور شرمناک موت کا مستحق ٹھہرا؟ سینکڑوں ہزاروں تماشا نیوں میں سے ایک کا ذہن بھی اس غیر ضروری اور غیر دلچسپ پہلو کی طرف نہیں جاتا۔

گرمیوں کا موسم ہے۔ آدھی رات گزر چکی ہے۔ مہینہ کی آخری راتیں ہیں۔ بغداد کے آسمان پر ستاروں کی مجلس شہینہ آراستہ ہے، مگر چاند کے برآمد ہونے میں ابھی دیر ہے۔ دجلہ کے پار کرخ کی تمام آبادی نیند کی خاموشی اور رات کی تاریکی میں گم ہے۔

اچانک تاریکی میں ایک متحرک تاریکی نمایاں ہوئی۔ سیاہ لہادے میں ایک لپٹا ہوا آدمی خاموشی اور

اگر انسان کے ابناء جنس میں سے ایک بد بخت مخلوق سولی کے تختہ پر لٹکا دیا جائے تو یہ ان تمام نظاروں میں سے جن کے دیکھنے کا انسان شائق ہو سکتا ہے سب سے زیادہ دلکش نظارہ ہوتا ہے۔ اتنا دلکش نظارہ کہ گھنٹوں کھڑے رہ کر لنگتی ہوئی نعش دیکھتا رہتا ہے مگر اس کی سیری نہیں ہوتی۔

آہستگی کے ساتھ جا رہا ہے۔ وہ ایک گلی سے مڑ کر دوسری گلی میں پہنچا اور ایک مکان کے سانباں کے نیچے کھڑا ہو گیا۔ اب اس نے سانس لی۔ گویا یہ مدت کی بند سانس تھی جسے اب آزادی سے ابھرنے کی مہلت ملی ہے۔ پھر اس نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی ”یقیناً تین پہر رات بیت چکی ہے۔“ وہ اپنے دل میں کہنے لگا ”مگر کیا بد نصیبی ہے کہ جس طرف رخ کیا نا کامی ہی ہوئی۔ کیا پوری رات اسی طرح ختم ہو جائے گی؟“

یہ خوفناک ابن سابطا ہے جو دس برس کی طول طویل زندگی قید خانہ میں بسر کر کے اب کسی طرح نکل بھاگا ہے اور نکلنے کے ساتھ ہی اپنا قدیم پیشہ از سر نو شروع کر رہا ہے۔ یہ اس کی نئی مجرمانہ زندگی کی پہلی رات ہے اس لیے وقت کے بے نتیجہ ضائع جانے پر اس کا بے صبر دل بیچ و تاب کھا رہا ہے۔

اس نے ہر طرف کی آہٹ لی زمین سے کان لگا کر دور دور کی صداؤں کا جائزہ لیا اور مطمئن ہو کر آگے بڑھا۔ کچھ دور چل کر اس نے دیکھا ایک احاطہ کی دیوار

دور تک چلی گئی ہے اور وسط میں بہت بڑا پھانک ہے۔ کرخ کے اس علاقہ میں زیادہ تر امراء کے باغ تھے یا سودا گروں کے گودام تھے۔ اس نے خیال کیا یہ احاطہ یا تو کسی امیر کا باغ ہے یا کسی سودا گر کا گودام۔ وہ پھانک کے پاس پہنچ کر رک گیا اور سوچنے لگا، اندر کیوں کر جائے؟ اس نے آہستگی سے دروازہ پر ہاتھ رکھا، لیکن اسے نہایت تعجب ہوا کہ دروازہ اندر سے بند نہیں تھا۔ صرف بھرا ہوا تھا۔ ایک سینکڑ کے اندر ابن سابطا کے قدم احاطہ کے اندر پہنچ گئے۔

اس نے دہلیز سے قدم آگے بڑھایا تو ایک وسیع احاطہ نظر آیا۔ اس کے مختلف گوشوں میں چھوٹے چھوٹے حجرے بنے تھے اور وسط میں ایک نسبتاً بڑی عمارت تھی۔ یہ درمیانی عمارت کی طرف بڑھا۔ عجیب بات ہے کہ اس کا دروازہ بھی اندر سے بند نہ تھا، چھوٹے ہی کھل گیا۔ گویا وہ کسی کی آمد کا منتظر تھا۔ یہ ایک ایسی بے باکی کے ساتھ جو صرف مشاق مجرموں ہی کے قدموں میں ہو سکتی ہے اندر چلا گیا۔ اندر جا کر دیکھا تو ایک وسیع ایوان (ہال) تھا۔ لیکن سامان راحت و زینت میں سے

کوئی چیز بھی نہ تھی۔ قیمتی اشیاء کا نام و نشان نہ تھا۔ صرف ایک کھجور کے پتوں کی پرانی چٹائی بچھی تھی اور ایک طرف چمڑے کا ایک تکیہ پڑا تھا۔ البتہ ایک گوشہ میں پشینہ کے موٹے کپڑے کے بہت سے تھان اس طرح بے ترتیب پڑے تھے گویا کسی نے جلدی میں پھینک دیے ہیں اور ان کے قریب ہی بھیر کر کھال کی چند ٹوپیاں بھی پڑی تھیں۔ اس نے مکان کی موجودات کا یہ پورا جائزہ کچھ تو اپنی اندھیرے میں دیکھ لینے والی آنکھوں سے لے لیا تھا اور کچھ اپنے ہاتھ سے ٹٹول ٹٹول کر۔ لیکن اس کا ہاتھ ایک ہی تھا۔ یہ بغداد والوں کی بول چال میں ”ایک ہاتھ کا شیطان“ تھا جواب پھر قید و بند کی زنجیریں توڑ کر آزاد ہو گیا ہے۔

دس برس کی قید کے بعد آج ابن سابطا کو پہلی مرتبہ موقع ملا تھا کہ اپنے دل پسند کام کی جستجو میں آزادی کے ساتھ نکلے۔ جب اس نے دیکھا کہ اس مکان میں کامیابی کے آثار نظر نہیں آتے اور یہ پہلا قدم بیکار ثابت ہوگا تو اس کے تیز اور بے لگام جذبات سخت مشتعل ہو گئے۔ وہ

امیر سندھ مفتی محمد یوسف قصوری کو صدمہ!

جماعتی حلقوں میں یہ خبر بڑے حزن و ملال کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث سندھ کے امیر مولانا مفتی محمد یوسف قصوری صاحب کے والد محترم میاں محمد عبداللہ پیرانہ سالی میں اپنے آبائی گاؤں ”چاہڑ کے“ ضلع قصور میں ۸ جولائی کو انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مرحوم صوم و صلوة کے پابند اور نیک سیرت انسان تھے۔ ان کی نماز جنازہ مفتی صاحب نے خود پڑھائی اور نماز جنازہ میں علماء کرام احباب جماعت سماجی و سیاسی کارکن کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ دریں اثناء امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب نے اپنے تعزیتی بیان میں جہاں مرحوم کی مغفرت تامہ کے لیے دعا کی ہے وہاں مفتی صاحب اور جملہ پسماندگان سے اس صدمہ پر گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین! (ادارہ)

اس قدر کشادہ تھی کہ اس کے کنارے ابروؤں کے قریب تک پہنچ گئے تھے، جسم نہایت نحیف تھا۔ اتنا نحیف کہ صوف کی موٹی عبا پہننے پر بھی اندر کی ابھری ہوئی ہڈیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں اور قد کی درازی نے جس میں کمر کے پاس خفیف سے خمیدگی پیدا ہو گئی تھی، یہ نحافت اور زیادہ نمایاں کر دی تھی۔ لیکن یہ عجیب بات تھی کہ جسم کی اس غیر معمولی نحافت کا کوئی اثر اُس کے چہرہ پر نظر نہیں آتا تھا۔ اتنا کمزور جسم رکھنے پر بھی اس کا چہرہ کچھ عجیب طرح کی تاثیر و گیرائی رکھتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ہڈیوں کے ایک ڈھانچے پر ایک شاندار اور دلاویز چہرہ جوڑ دیا گیا ہے۔ رنگت زرد تھی، رخسار بے گوشت تھے، جسمانی تومندی کا نام و نشان نہیں تھا، ایک نہایت طاقتور چہرہ اس کے سامنے ہے۔ خصوصاً اس کی نگاہیں ایسی روشن، ایسی مطمئن، ایسی ساکن تھیں کہ معلوم ہوتا تھا دنیا کی ساری راحت اور سکون انہی دو حلقوں کے اندر سا گئی ہے۔

چند لمحوں تک یہ شخص شمع اونچی کیے ابن سابط کو دیکھتا رہا، پھر اس طرح آگے بڑھا، گویا اسے جو کچھ سمجھنا تھا سمجھ چکا ہے۔ اس کے چہرہ پر ہلکا سا زیر لب تبسم تھا۔ ایسا دلاویز اور شیریں تبسم جس کی موجودگی انسانی روح کے سارے اضطراب اور خوف دور کر دے سکتی ہے۔ اس نے شمع دان ایک طرف رکھ دیا اور ایک ایسی آواز میں جو شفقت اور ہمدردی میں ڈوبی ہوئی تھی ابن سابط سے مخاطب ہوا۔ (جاری ہے)

تھے۔ اس نے بہت سی تجویزیں سوچیں، طرح طرح کے تجربے کیے۔ دانتوں سے کام لیا، کئی ہوئی کہنی سے سرا دیا۔ لیکن کسی طرح بھی گھڑی میں گرہ نہ لگ سکی۔ وقت کی مصیبتوں میں تاریکی کی شدت نے اور زیادہ اضافہ کر دیا تھا۔

اندرونی جذبات کے بیجان اور بیرونی فعل کی بے سود محنت نے ابن سابط کو بہت جلد تھکا دیا۔ وقت کی کمی عمل کا قدرتی خوف، مال کی گرانی، محنت کی شدت اور فائدہ کی قلت اس کے دماغ کے لیے تمام مخالف تاثرات جمع ہو گئے تھے۔

اچانک وہ چونک اٹھا، اس کی تیز قوت سماعت نے کسی کے قدموں کی نرم آہٹ محسوس کی۔ ایک لمحہ تک خاموشی رہی۔ پھر ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی آدمی دروازے کے پاس کھڑا ہے۔ ابن سابط گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ مگر قبل اس کے کہ وہ کوئی حرکت کر سکے، دروازہ کھلا اور روشنی نمایاں ہوئی۔ خوف اور دہشت سے اس کا خون منجمد ہو گیا۔ جہاں کھڑا تھا وہیں قدم کڑ گئے۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے ایک شخص کھڑا ہے، اس کے ایک ہاتھ میں شمع دان ہے اور اسے اس طرح اونچا کر رکھا ہے کہ کمرے کے تمام حصے روشن ہو گئے ہیں۔

اس شخص کی وضع قطع سے اس کی شخصیت کا اندازہ کرنا مشکل تھا۔ ملگجے رنگ کی ایک لمبی عبا اس کے جسم پر تھی جسے کمر کے پاس ایک موٹی رسی لپیٹ کر جسم پر چست کر لیا تھا۔ سر پر سیاہ قلنسوہ (اونچی دیوار کی ٹوپی) تھی اور

دل ہی دل میں اس مکان کے رہنے والوں کو گالیاں دینے لگا، جو اپنے مکان میں رکھنے کے لیے قیمتی اشیاء فراہم نہ کر سکے۔ ایک مفلس کا افلاس خود اس کے لیے اس قدر درد انگیز نہیں ہوتا جس قدر اس چور کے لیے جورات کے پچھلے پہر مال و دولت تلاش کرتا ہوا پہنچتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ پشیمہ کے بہت سے تھان یہاں موجود تھے اور وہ کتنے ہی موٹے اور ادنیٰ قسم کے کیوں نہ ہوں مگر پھر بھی اپنی قیمت رکھتے تھے، لیکن مشکل یہ تھی کہ ابن سابط تنہا تھا اور صرف تنہا ہی نہیں تھا بلکہ دو ہاتھوں کی جگہ صرف ایک ہاتھ رکھتا تھا۔ وہ ہزار ہمت کرتا، مگر اتنا بڑا بوجھ اس کے سنبھالے سنبھال نہیں سکتا تھا۔ وہ تھانوں کی موجودگی پر معترض نہ تھا۔ ان کے وزن کی گرانی اور اپنی مجبوری پر متاسف تھا۔ اتنی وزنی چیز چرا کر لے جانا آسان نہ تھا۔

”ایک ہزار لعنت کرخ اور اس کے تمام باشندوں پر“ وہ اندر ہی اندر بڑبڑانے لگا ”نہیں معلوم یہ کون احق ہے جس نے یہ ملعون تھان جمع کر رکھے ہیں؟ غالباً کوئی تاجر ہے۔ لیکن یہ عجیب طرح کا تاجر ہے جسے بغداد میں تجارت کرنے کے لیے اور کوئی چیز نہیں ملی۔ اتنا بڑا مکان بنا کر اس میں گدھوں اور خجروں کی جھول بنانے کا سامان جمع کر دیا۔“ اس نے اپنے ایک ہی ہاتھ سے ایک تھان کی نٹول نٹول کر پیاٹش کی۔ ”بھلا یہ ملعون بوجھ کس طرح اٹھایا جا سکتا ہے؟ ایک تھان کے اٹھانے کے لیے گن کر دس گدھے لانا چاہئیں۔“

لیکن بہر حال کچھ نہ کچھ کرنا ضروری تھا۔ رات جا رہی تھی اور اب وقت نہ تھا کہ دوسری جگہ تاکی جاتی۔ اس نے جلدی سے ایک تھان کھولا اور اسے فرش پر بچھا دیا۔ پھر کوشش کی کہ زیادہ سے زیادہ تھان جو اٹھائے جا سکتے ہیں اٹھالے۔ مشکل یہ تھی کہ مال کم قیمت مگر بہت زیادہ وزنی تھا۔ کم لیتا ہے تو بیکار ہے۔ زیادہ لیتا ہے تو لے جا نہیں سکتا۔ عجب طرح کی کش مکش میں گرفتار تھا۔ بہر حال کسی طرح یہ مرحلہ طے ہوا، لیکن اب دوسری مشکل پیش آئی۔ صوف کا کپڑا بے حد موٹا تھا۔ اسے مروڑ دے کر گرہ لگانا آسان نہ تھا۔ دونوں ہاتھوں سے بھی یہ کام مشکل تھا، چہ جائیکہ ایک ہاتھ سے؟ بلاشبہ اس کے پاس ہاتھ کی طرح پاؤں ایک نہ تھا، دو تھے۔ لیکن وہ بھاگنے میں مدد دے سکتے تھے۔ صوف کی گھڑی باندھنے کے لیے سودمند نہ

آنے کی بجائے اس کی طرف جارہے ہیں، مگر پھر بھی کسی کو کوئی بات نہ سوجھی تو پہل برطانیہ نے کر دی اور 2010ء میں ان پر پابندی عائد کر دی۔ اس کے بعد بہت پروپیگنڈہ کیا گیا تاکہ اسلام کا پیغام پھیلنے میں جتنی رکاوٹیں کھڑی ہو سکیں وہ کر دی جائیں، مگر بہت سے محاذوں پر انہیں کوئی کامیابی نصیب نہ ہوئی۔ اس مہم میں غیروں کے ساتھ بہت سے مسلمان بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے لگے۔ پھر بہانے تلاش ہونے لگے کہ کس طرح اس شخص کو کنٹرول کیا جائے۔ کئی سالوں تک سوچنے اور بڑے حیلے بہانے کرنے کے بعد ایک تیسری دنیا کی کوڑی لائی گئی، اور (آٹا گندہ دی ہلدی کیوں اس۔ آٹا گوندھتی ہلتی کیوں ہو) کی مصداق ڈھاکہ کے دہشت گردانہ حملوں کو اس کے ساتھ جوڑنے کی ایسی بدھی کی کوشش کی گئی کہ وہ جان کرہنی نکل جائے۔ وہ صورتحال کیا تھی، ذرا اس پر غور کیجئے۔

داعش کے ۵ دہشت گردوں نے ۲ جولائی کو ڈھاکہ کی ہولے آرٹسٹن بیکری کیفے پر حملہ کیا جس میں ۲۰ کے قریب افراد ہلاک ہو گئے۔ ان میں سے اکثر اہل، جاپان، انڈیا اور امریکہ کے شہری تھے۔ پہلے پہل اس حملے کا الزام انڈین روایت کی طرح پاکستان پر لگایا گیا مگر جلد ہی پانچ حملہ کرنے والوں میں سے ایک کی شناخت روہن امتیاز کے نام سے ہوئی جو حکومتی جماعت عوامی لیگ کے ایک بڑے لیڈر امتیاز خان بابل کا بیٹا نکل آیا۔ اس کا نام سامنے آنے پر اپوزیشن نے خوب تنازعہ شروع کیا اور غیر ملکی حکومتی جماعت سے سخت خوف میں مبتلا ہو گئے۔ بنگلہ دیش کی گرتی معیشت اور امن وامان کی انتہائی خراب صورتحال کے باعث حکومتی پارٹی کو اپنی موت نظر آنے لگی۔ اتنے میں بنگلہ دیشی اخبار دی ڈیلی سٹار نے یہ سنسنی خیز خبر پھیلا دی کہ ایک سال پہلے روہن امتیاز نے ڈاکٹر ذاکر نانیک کی فیس بک سے کوئی پوسٹ شیئر کی تھی اور وہ فیس بک پر ڈاکر نانیک کو فالو بھی کر رہا تھا۔ اس نے ڈاکٹر صاحب کی تقاریر کی سیڈیز بھی خرید رکھی تھیں۔ لہذا روہن امتیاز نے ڈاکٹر ذاکر نانیک سے متاثر ہو کر یہ حملہ کیا۔ اس لئے ان حملوں کا ذمہ دار ڈاکٹر ذاکر نانیک ہے۔ عوامی لیگ جو پہلے ہی جماعت اسلامی اور اسلام پسندوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہی



مختص نہ کر چکے ہوں۔ پھر ایک ایسا وقت آیا کہ پرنٹ میڈیا کے ذریعے کوئی بھی بات زیادہ دور تک پہنچنے لگی، پھر ترقی ہوئی اور معاملہ الیکٹرونک میڈیا کے دور میں داخل ہوا یہ بھی بہت جلد پوری دنیا میں پھیلا، کوئی ایک واقعہ دنیا کے کسی گمنام گوشے میں بھی وقوع پذیر ہو، منٹوں میں پوری دنیا میں لائیو نشر ہونے لگا، اسی کو آلہ بنا کر اسلام کے خلاف منظم پروپیگنڈہ کیا جانے لگا۔ اسے دہشت گردی کے ساتھ جوڑا جانے لگا۔ بہت سے علماء اس کے جائز و ناجائز ہونے کے بارے درجنوں سال تک بحثیں کرتے رہے۔ ان ہی بحثوں کے دوران ایک ایسا مبلغ پیدا ہوا جو دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں پڑھتا تھا، ڈاکٹری کے میدان کا شہسوار تھا، مگر قدرت نے اس کے بارے میں اس سے

اسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ امن و سلامتی کیلئے نبی کریم ﷺ نے گالیاں دینے والی مائی کی گٹھری اٹھائی۔ طائف کے میدان میں اپنے سارے بدن کا لبو پیش کیا اور امت کی تربیت کی کہ ایک یہودی کی بیٹی کی عزت اور توقیر کسی مسلمان بیٹی سے کم نہیں۔ امن کے قیام کیلئے اپنے بچے کے قاتل کو معاف کیا اور اس کا اسلام قبول کر کے سابقہ گناہوں کی معافی کا سرٹیفکیٹ بھی دیا۔ آپ ﷺ کی تعلیمات کے پر تاثیر ہونے کی بدولت عرصہ عیسائیت میں اسلام دنیا کے ایک بڑے خطے تک پہنچنا شروع ہو گیا اور لوگ جوق در جوق دائرہ اسلام میں داخل ہونے لگے۔ یہ بات اس وقت بہت سوں کو اس نہیں آتی تھی، وہ اپنی چوہدرائیں خطرے میں محسوس کرتے تھے، چھپ چھپ کر دیواروں کی اوٹوں سے دعوت کو سنتے۔

عالم کفر کو تشویش لاحق ہونے لگی کہ یہ کیسا شخص ہے کہ ہمارے بنائے ہوئے میڈیا کے ذریعے اپنی دعوت کو موثر بنا رہا ہے، اور لوگ ہماری طرف آنے کی بجائے اس کی طرف جا رہے ہیں۔

کہیں بہتر میدان جن رکھا تھا۔ اس نے جیسے ہی اس میدان میں قدم رکھا دیکھتے ہی دیکھتے بہت کم عرصے میں اغیار کے اسی آلے کو استعمال کر کے پوری دنیا میں اسلام کو سلامتی اور امن کا مذہب ثابت کر دیا۔ بڑے قد کاٹھ اور ڈگریوں والوں سے مناظرے ہوئے، عالم کفر کے بڑے بڑے پادری اور پنڈت اس کے سامنے طفل مکتب لگنے لگے۔ اس کے دلائل کی کاٹ ایسی کہ مخالف خود بھی تعریف کریں بلکہ بہت سے قبول کرنے پر بھی آمادہ ہوئے۔ دنیا کے جس ملک میں لیکچر ہو، لوگوں کا سمندر اٹھ آئے اور لاکھوں کی تعداد نے اس کی دعوت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔ عالم کفر کو تشویش لاحق ہونے لگی کہ یہ کیسا شخص ہے کہ ہمارے بنائے ہوئے میڈیا کے ذریعے اپنی دعوت کو موثر بنا رہا ہے، اور لوگ ہماری طرف

کرتے تھے، مگر پھر بھی وہ آپ ﷺ کی آواز کو دبانہ سکے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہی دعوتی کام آپ ﷺ کی وفات کے بعد ساری امت کے ذمہ لگایا۔ اور کہا کہ جو آپ ﷺ کا امتی اور بہتر امتی بنا چاہتا ہے وہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا پرچار کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ۔

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (الاعمران: 110)

جبری طلاق کے معاملے میں اسی ذمہ داری کو امام مالکؒ نے حاکم وقت کے سامنے نبھایا۔ امام احمد بن حنبلؒ نے فتنہ خلق قرآن کے وقت کھلے عام پرچار کر کے پورا کیا۔ ابن تیمیہؒ نے اپنی تقریروں اور دروس کے ذریعے اسی فریضے کو سرانجام دیا۔ الغرض کوئی دور ایسا نہیں گزرا کہ جب امت میں سے بہترین لوگ اس فریضے کیلئے اپنے آپ کو

⑤ فلموں اور ڈراموں اور بعض کتابوں میں ذہنی کے مناظر دکھائے اور لکھے جاتے ہیں، پچھلے تیرہ سالوں میں 26636 ذہنیات رجسٹرڈ ہوئیں، جن میں 15 ہزار سے زائد لوگوں کو مار بھی دیا گیا، کتنی کتابوں، فلموں اور ڈراموں پر پابندی لگائی۔

⑥ بہت سی فلموں میں دنگے کروانے کے طریقے سکھائے جاتے ہیں، بہت سے پنڈت اور پادری دنگے برپا کرنے پر تقریریں کرتے ہیں، پچھلے تیرہ سالوں میں 5315 دنگے ہوئے، کتنی فلموں، ٹی وی پروگراموں اور پنڈتوں پر پابندی لگائی گئی.....!

⑦ بہت سی فلموں، ڈراموں اور ٹی وی پروگراموں میں اغواء کے نئے نئے طریقے سکھائے جاتے ہیں، پچھلے تیرہ سالوں میں بنگلہ دیش میں اغواء کے 11887 کیس رجسٹرڈ ہوئے۔ کتنی فلموں، ڈراموں اور ٹی وی پروگراموں کو اغواء کے مناظر دکھانے پر بند کرنے کے احکامات سنائے گئے.....!

⑧ کئی فلموں، ڈراموں اور پروگراموں میں چوری کرنے کے گر سکھائے یا ڈسکس کیے جاتے ہیں، گزشتہ 13 سالوں میں بنگلہ دیش میں 170387 چوریاں ہوئیں، کتنی پابندیاں لگائی گئیں.....!

⑨ فلموں، ڈراموں اور بہت سے ٹی وی پروگراموں میں سنگٹنگ، دھماکے، نشہ کرنے کے طریقے، ناجائز اسلحہ استعمال کرنے کے گراور دیگر جھوٹے موٹے جرائم کرنے اور ان سے بچ نکلنے کے طریقے بیان ہوتے ہیں۔ پچھلے تیرہ سالوں میں بنگلہ دیش میں 81535 سنگٹنگ، 341177 نشہ کرنے، 6141 دھماکے کرنے یا دھماکہ خیز مواد سے تباہی پھیلانے اور 225687 ناجائز اسلحہ رکھنے یا چلانے کے مقدمے درج ہوئے۔ کتنی فلموں، ڈراموں، پروگراموں اور رسد گیاروں پر پابندی لگائی گئی۔ ان سب جرائم کی وجہ سے تو بنگلہ دیشی حکومت کے کان پر جوں تک نہ رہی۔ کسی فلم، فحش ویب سائٹس، ڈرامے، فیس بک کے غلط استعمال پر تو پابندی نہ لگی مگر اسلام کے امن و سلامتی والے پیغام کو پہنچانے والے ٹی وی چینل پر پابندی حیرت انگیز ہے۔ اللہ تعالیٰ اسلام کی دعوت میں روزے انکالنے والوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین!

⑩ فحش ویب سائٹس اور فلموں کے فحش مناظر سے متاثر ہو کر 2002 سے 2015 کے دوران بنگلہ دیشیوں نے 243373 سے زائد بچوں اور عورتوں کے ساتھ زنا بالجبر کئے۔ (اصل شرح اس سے کہیں زیادہ ہے)۔ کتنی ویب سائٹس اور فلموں پر پابندی لگائی گئی.....!

⑪ فلموں اور ڈراموں سے قتل کے طریقے دیکھ کر متاثر ہونے والے بنگلہ دیشیوں نے 2002 سے 2015 کے دوران 55825 لوگ قتل کئے۔ کتنی قتل کے مناظر دکھانے والی فلموں اور ڈراموں کو بند کیا گیا.....!

کئے جا چکے ہیں، آئے روز انہیں ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جا رہا ہے، جبری ہندو بنانے کی مہم عروج پر پہنچی ہوئی ہے۔ وہاں تو اس موقع کو بڑا غنیمت سمجھا گیا اور ڈاکٹر تانیک صاحب پر مقدمہ قائم کر کے ان کی تبلیغ کو بند کرنے کو کشیش شروع کر دی گئی ہیں تاکہ پوری دنیا میں جس ٹی وی چینل کے ذریعے اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے، اسے بند کر کے اسلام کے پیغام کے پھیلنے پر روک لگائی جائے مگر ایسا ہوا ہے اور نہ ایسا ہوگا! ایک در بند تو دوسرا کھل جائے گا۔ اسلام کا پیغام نہ کبھی رکا ہے اور نہ رکے گا مگر ہر ایسا قدم مسلمانوں کے شعور میں اضافہ ضرور کر رہا ہے اور انہیں اپنا لائحہ عمل بدلنے کا کچھ لگا رہا ہے۔۔۔ (اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ عطا فرمائے۔ ڈاکٹر ڈاکٹر تانیک صاحب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ انہیں تبلیغ دین کیلئے بہتر سے بہتر ذرائع اختیار کرنے، مشکلات سے نکلنے اور ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!)

بہر حال اس نکتہ کی بنیاد پر کسی پر پابندی لگا نا کتنا مضحکہ خیز ہے۔ پس ٹی وی ہر وقت دہشت گردی کی مذمت کرنے، اسلام کو امن و سلامتی کا دین بتلانے اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے میں بڑا موثر کردار ادا کر رہا ہے اور اس پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ جبکہ اس کے برعکس جرائم کے نئے نئے طریقے سکھانے، وارداتیں کرنے اور قانون سے بچ نکلنے کی راہیں سمجھانے اور دکھانے والی فلمیں، ڈرامے اور دیگر بہت سے ٹی وی پروگرام چل رہے ہیں ان پر کوئی پابندی نہیں۔ اس اقدام کو ہٹ دھری، عناد، جہالت، بے شرمی، ڈھٹائی، اپنی ناکامی کسی دوسرے پر ڈالنے والی حرکت کہا جائے یا کچھ اور؟ یہ فیصلہ آپ خود کر لیں۔ بنگلہ دیش میں گزشتہ تیرہ سالوں میں جو کرائم ہوئے ہیں اور وہ سب کرائم فلموں اور ڈراموں وغیرہ میں بھی موجود ہیں۔ ان کا ایک جائزہ لیجیے۔ مگر ان سب کی وجہ سے کوئی پابندی نہیں لگی اور نہ ہی کوئی فلم یا ڈرامہ بند ہوا۔

⑫ فحش ویب سائٹس اور فلموں کے فحش مناظر سے متاثر ہو کر 2002 سے 2015 کے دوران بنگلہ دیشیوں نے 243373 سے زائد بچوں اور عورتوں کے ساتھ زنا بالجبر کئے۔ (اصل شرح اس سے کہیں زیادہ ہے)۔ کتنی ویب سائٹس اور فلموں پر پابندی لگائی گئی.....!

⑬ فلموں اور ڈراموں سے قتل کے طریقے دیکھ کر متاثر ہونے والے بنگلہ دیشیوں نے 2002 سے 2015 کے دوران 55825 لوگ قتل کئے۔ کتنی قتل کے مناظر دکھانے والی فلموں اور ڈراموں کو بند کیا گیا.....!

تھی، اور اپنے لیڈر کے بیٹے کا نام آنے پر سخت آزمائش میں تھی، اس نے یہ ملکہ ڈاکٹر ڈاکٹر تانیک پر گرانے کا فیصلہ کر لیا۔ ۸ جولائی کو بنگلہ دیش کے ایک وزیر نے آگاہ کیا کہ حکومت پس ٹی وی پر پابندی پر غور کر رہی ہے۔ ۱۰ جولائی کو کینٹ آف لاء کی میٹنگ بلائی اور پابندی کا فیصلہ سنا دیا جو بنگلہ دیشی حکومت کی اپنی ناکامی کو کسی دوسرے کے سر تھوپنے کی بدترین مثال ہے۔ بنگلہ دیش کے من گھڑت الزامات کی روشنی میں مودی سرکار والے انڈیا میں بھی ڈاکٹر ڈاکٹر تانیک کے خلاف الزامات کا اعادہ کیا گیا۔ ممبئی میں اسلامی ریسرچ سنٹر کے آفس کے باہر سیورٹی کے نام پر پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی اور انڈین وزارت داخلہ ڈاکٹر ڈاکٹر تانیک کے خلاف مقدمہ چلانے کا سوچ رہی ہے۔

یہ کیسا انصاف ہے کہ جس فیس بک کو دہشت گرد کمیونیکیشن کے لیے استعمال کریں۔ اس فیس بک پر کوئی پابندی نہ لگائی جائے مگر اس فیس بک کا سازشی جیلہ کر کے ایک اسلامی ٹی وی چینل پر پابندی لگا دی جائے۔ فیس بک پر عوامی لیگ کے لیڈر کے بیٹے روہن یا اس کے والد سے تو فالو کرنے کی وجہ نہ پوچھی جائے مگر جسے فالو کیا گیا اس سے پوچھا جائے کہ کیوں فالو کیا گیا۔ اس پچارے نے کہا ہے کہ مجھے تو پوری دنیا سے ڈیڑھ کروڑ کے لگ بھگ لوگ فالو کر رہے ہیں۔ مجھے کیا پتہ کہ اس نے کیوں فالو کیا۔ مگر نہ سمجھنے والی بنگالی حکومت کو یہ بات بھی سمجھ نہیں آئی اور فیس بک کو بند کرنے کی بجائے پس ٹی وی کو بند کرنے کا فیصلہ کر دیا۔

معاصر میڈیا میں نت نئے چینل آتے ہیں، پہلے سے موجود چینلوں کی ہر نئے آنے والے چینل پر جان نکلنے لگتی ہے، اس کو بند کروانے کیلئے حکومتوں کو بڑی بڑی رشوتیں دینا پڑتی ہیں، تین تین میڈیا ہاؤسز کو ایک ساتھ اکٹھے کرنا پڑتا ہے، پھر جا کر کہیں ایک ٹی وی چینل پر راتوں رات چھاپے مار مار کر بند کیا جاتا ہے۔ مگر اس کام میں بھی بنگلہ دیش بہت آگے نکل گیا ہے۔ وہاں جس نے کسی ٹی وی پر پابندی لگوانا ہو وہ اس کے فیس بک پیج سے مواد شیئر کروائے اور پھر اس کے ذریعے کوئی وقوعہ کروائے، پس ٹی وی پر پابندی لگ جائے گی، (نہ ہنگ لگے نہ پھٹکری) اور ٹی وی چینل بند ہو جائے کتنا آسان نسخہ ہے۔

انڈیا میں جہاں پہلے ہی مسلمانوں کے شب و روز جنگ

ممتاز دینی سکالر ڈاکٹر ذاکر عبدلکریم نانیک

جناب پروفیسر محمد عامر حفیظ

نانیک کی بھارتی شہریت نے ہندوستان کو اسلامی دنیا میں ایک شناخت دی ہے۔ بھارت کو اس شخص کا احسان مند ہونا چاہیے کہ وہ اس کا ایک ایسا بلا معاوضہ سفیر ہے جو عالمی شہرت رکھتا ہے، دنیا بھر کے کروڑوں لوگ اس سے عقیدت رکھتے ہیں اور پیس ٹی وی کی وجہ سے بھارت کا ایک منفرد چہرہ اسلامی دنیا کے سامنے پیش ہو رہا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر نانیک کے خلاف بھارتی اقدامات یقیناً اسلامی دنیا اور مغرب میں بسنے والے مسلمانوں میں اضطراب کا باعث بنیں گے اور اس کے خلاف منفی تاثر پیدا ہوگا۔ مودی سرکار ایک طرف تو سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے ساتھ دوستی کے لئے پرتول رہی ہے تو دوسری جانب ایک نامور اسلامی سکالر، اس کے ٹی وی چینل نیٹ ورک اور ریسرچ ادارے کے خلاف کارروائی کر کے خود اپنے پاؤں پر کھلڑی مار رہی ہے۔ ڈاکٹر ذاکر نانیک کے خلاف کارروائی سے ایک تاثر یہ بھی پیدا ہوگا کہ شدت پسند ہندو نظریات کی حامل مودی سرکار اور جماعت اسلامی کے بزرگ رہنماؤں کو پھانسی چڑھا کر بدنام ہونیوالی حسینہ واجد کی حکومت اب دعوت دین کے حوالے سے کسی بھی قسم کی معتدل اور دلیل و مکالے پر زور دینے والی آواز کو بھی برداشت نہیں کر رہے۔ ڈاکٹر ذاکر نانیک کی دعوت اور ان کی تقاریر و خیالات سوشل میڈیا، ویب سائٹس اور ٹی وی چینلز پر

عالمگیر پیغام کو روکنے کے لئے کوشاں ہیں۔ یہ ڈاکٹر ذاکر نانیک کے لئے مشکل وقت ہے اور ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس آزمائش سے سرخرو فرمائے۔ بھارت اور بنگلہ دیش کے رد عمل اور ڈاکٹر صاحب کے خلاف تحقیقات نے کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔ یہ شائد پہلی بار ہوگا کہ ایک عوامی مقرر کو محض اس بنا پر کھڑا کیا جا رہا ہے کہ کوئی اس کی تقریر سے متاثر ہو کر مذہب کی طرف مائل ہو گیا تھا۔ یہ تو ایسے ہی ہے کہ کوئی بالی وڈ کی فلم دیکھ کر خود کشی کر لے تو کیا مقدمہ فنکاروں پر درج ہوگا۔ نامور بھارتی کرکٹر ویرات کوہلی پر کچھ عرصہ قبل چند والدین نے مقدمہ درج کرایا تھا کہ ان کے بچے کوہلی کو دیکھ کر کرکٹ میں اس قدر مشغول ہو جاتے ہیں کہ ان کی پڑھائی کا

عالمی شہرت یافتہ نامور دینی سکالر ڈاکٹر ذاکر نانیک پر ڈھاکہ حملے کے بعد بنگلہ دیش اور بھارتی میڈیا کے الزامات اور حکومت کی جانب سے تحقیقات کا معاملہ نہایت عجیب سا ہے۔ بنگالی سکیورٹی فورسز حملہ آوروں کو پکڑنے میں تو ناکام رہی البتہ اپنا غصہ ڈاکٹر ذاکر نانیک پر نکال رہی ہے۔ بنگلہ دیش نے دنیا بھر میں مشہور ترین اسلام ٹی وی نیٹ ورک پیس ٹی وی کے بنگالی زبان میں چلنے والے چینل پر پابندی بھی عائد کر دی ہے۔ یہ سب ایک عجیب و غریب ”بہانے“ کے تحت کیا جا رہا ہے۔ بنگلہ دیش کے میڈیا اور حکومتی اہلکاروں کا کہنا ہے کہ چند روز قبل ڈھاکہ میں دہشت گردی کی واردات کرنیوالا حملہ آور ڈاکٹر ذاکر نانیک کی تقاریر سے متاثر تھا۔ اس

لڑکے کے کمرے سے ڈاکٹر ذاکر

نانیک کی ڈی وی ڈیز برآمد ہوئی ہیں۔

انہی ”پتہ نہ تو“ کی بنا پر پیس ٹی وی

بنگلہ پر پابندی اور ڈاکٹر صاحب کے

خلاف تحقیقات شروع کر دی گئی ہیں۔

کتنی عجیب بات ہے کہ جس کے گھر میں ایک مبینہ دہشت گرد پلٹا رہا اس بارے کوئی

بات نہیں کرتا لیکن ایک ایسے عالمی شہرت یافتہ سکالر کہ جس کی ہزاروں تقاریر انٹرنیٹ پر

موجود ہیں اور ٹی وی پر نشر ہوتی ہیں اس پر الزام لگا دیا گیا کہ حملہ آور ان سے متاثر تھا۔

اوپن موجود ہیں۔ جس کا کوئی خفیہ ایجنڈا ہو وہ اپنے خیالات یوں میڈیا پر نشر نہیں کیا کرتا۔ ڈاکٹر ذاکر نانیک کی آواز کو خاموش کرنے کا مطلب ایک جبر کا آغاز ہوگا۔ دنیا میں جہاں بھی بزرگ طاقت حق و باطل اور امن کی آواز کو دبایا جاتا ہے تو وہاں پھر کئی خفیہ عناصر سرگرم ہو جاتے ہیں جو کہ واقعی معاشرے کا امن و سکون تباہ کر کے رکھ دیتے ہیں۔ کیا بھارتی و بنگالی حکام چاہتے ہیں کہ پرجوش نوجوان امن، محبت و اخوت، مکالے و دلیل کے ساتھ میڈیا پر بات کرنیوالے ڈاکٹر ذاکر نانیک کی بجائے ان عناصر کے ہتھے چڑھ جائیں جو کہ انہیں عسکری سرگرمیوں کی طرف مائل کر دیں۔ دنیا کا اصول تو یہی ہے کہ جب پیار و محبت اور اصول و ضوابط کے تحت حقوق و سچائی کی آواز کو بزرگ طاقت خاموش کر دیا جائے تو پھر خفیہ سرگرمیوں میں

نقصان ہوتا ہے جبکہ کرکٹ کھیل کر ہمسایوں کو تنگ کرتے ہیں۔ ثانیہ مرزا کی منگنی کا سن کر کئی مداحوں نے خود کشی کی کوشش کی تھی تو کیا بھارت نے ان واقعات کے بعد ویرات کوہلی کے کرکٹ کھیلنے اور ثانیہ مرزا پر پابندی لگائی تھی کہ آپ کی شہرت سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ اس سے گھٹیا اور بوٹکا بہانہ شائد ہی کوئی ہو کہ جو بنگلہ دیش اور بھارتی حکومت کی جانب سے لگایا گیا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر نانیک نے تو ہر جگہ امن و محبت اور مکالے و دلیل کی بات کی۔ بھارت کو تو خوش ہونا چاہیے کہ اس کا ایک باشندہ عالمی شہرت رکھتا ہے۔ سعودی عرب کے شاہ سلمان سے لیکر کئی ممالک کے حکمران جس کو اپنے ممالک کے اعلیٰ ترین اعزازات سے نوازا نا اپنے لئے اعزاز سمجھتے ہیں۔ بھارت کے اسلام دشمن رویے کے باوجود ڈاکٹر ذاکر

حالانکہ اس حملے میں بنگلہ دیش کی حکمران جماعت کے اہم رہنما امتیاز خان کا بیٹا بھی ملوث ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ جس کے گھر میں ایک مبینہ دہشت گرد پلٹا رہا اس بارے کوئی بات نہیں کرتا لیکن ایک ایسے عالمی شہرت یافتہ سکالر کہ جس کی ہزاروں تقاریر انٹرنیٹ پر موجود ہیں اور ٹی وی پر نشر ہوتی ہیں اس پر الزام لگا دیا گیا کہ حملہ آور ان سے متاثر تھا۔ انڈین میڈیا میں ایٹکرز دھواں دار قسم کے پروگرامز پیش کر رہے ہیں کہ یہی موقع ہے کہ ڈاکٹر ذاکر نانیک کی آواز کو مکمل طور پر خاموش کر دیا جائے۔ شدت پسند ہندو تنظیموں نے کئی شہروں میں مظاہرے کیے ہیں۔ ہندو اور دیگر کئی مذاہب کے ماننے والے جو ڈاکٹر ذاکر نانیک کے دلائل کا جواب دینے کی ہمت تو نہیں رکھتے البتہ پروپیگنڈے اور حکومتی حمایت سے اسلام کے اس

منزل کی تمنا ہے تو کرجہ مسلسل..... خیرات میں جہ و دستار نہیں ملتے

سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ کی مروت میں تشریف آوری

جامعہ محمدیہ الحمدیث مروت علاقہ کی قدیم دینی درسگاہ ہے جس کے موجودہ مہتمم، متحرک و فعال شخصیت قاری محمد عثمان فاروقی صاحب ہیں جو کہ ضلع بہاولنگر کے ناظم تبلیغ بھی ہیں۔ انہوں نے ادارہ کے سالانہ نتائج، تقسیم انعامات اور اہل حدیث کانفرنس کا اہتمام کیا، جس میں مرکز کی طرف سے مولانا محمد نعیم بٹ سینئر نائب ناظم اعلیٰ اور حافظ محمد یونس آزاد نائب ناظم اعلیٰ نے شرکت فرمائی۔ جبکہ مقامی جماعت اور انتظامیہ نے بڑی محنت اور جانفشانی سے سارے پروگرام کو بہتر انداز میں سجاایا۔

استقبالہ بینرز اور مسلکی نعروں سے مزین بینرز کی بھرمار تھی۔ علاقہ میں خوشی و مسرت کا عجیب سماں تھا اور درگزر پھولے نہیں سمارے تھے۔ نماز عصر کے بعد خصوصی اجلاس میں تنظیمی گفتگو، جماعتی کارکردگی اور قائدین کی خدمات کا تذکرہ ہوا۔ پیغام ٹی وی کو کتاب و سنت کی تشہیر کا بڑا موثر ذریعہ قرار دیا گیا اور ملکی و غیر ملکی عوام کی پسندیدگی پر تبصرہ چلتا رہا۔ اسی طرح جماعتی پرچمفت روزہ ”اہل حدیث“ کی باقاعدہ ترسیل اور اہمیت پر کافی گفتگو ہوئی جس کے نتیجے میں ضلعی ناظم تبلیغ نے مزید پرچے جاری کروانے کا وعدہ کیا۔ مقامی احباب مرکزی ذمہ داران کو اپنے ساتھ موجود پاکر انتہائی خوشی کا اظہار کر رہے تھے۔ بعد نماز مغرب جامعہ کے وسیع صحن میں سالانہ نتائج، تقسیم انعامات اور الحمدیث کانفرنس کا سٹیج جج چکا تھا۔ ہر طرف کتاب و سنت، حرمین شریفین اور مسلکی محبت میں لکھے گئے بینرز اور کتبے نظر آ رہے تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور حمد باری تعالیٰ سے کیا گیا جس کی سعادت جامعہ کے طلبہ محمد عمران اور محمد شفیق صاحبان نے حاصل کی۔ جبکہ سٹیج پر علاقہ کی معروف شخصیت چوہدری محمد یسین، محترم حاجی محمد ارشد، حاجی محمد شوکت پہلوان، جناب قاری محمد اسماعیل، مولانا اخلاق احمد ظفر امیر تحصیل فورٹ عباس، مولانا محمد شفیق باجوہ ناظم فورٹ عباس، بھائی مطلوب احمد جنرل سیکرٹری الحمدیث پوتھ

فورت عباس اور قاری محمد عثمان فاروقی ناظم تبلیغ ضلع بہاولنگر و مہتمم جامعہ محمدیہ تشریف فرما تھے۔

جماعت کے معروف خطیب حافظ محمد یونس آزاد کو دعوت خطاب دی گئی تو حافظ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں خطبہ مسنونہ پڑھا جس سے ارد گرد کے لوگ جو بازاروں گلیوں میں پھر پھرا رہے تھے وہ بھی جوق در جوق جلسہ گاہ کی طرف کھچے چلے آئے۔ اس عظیم اجتماع سے بڑے ہی والہانہ انداز میں حضرت حافظ آزاد صاحب نے صراط مستقیم کے عنوان پر مدلل خطاب فرمایا۔ قرآن مجید کی آیات منور کن طرز سے پیش فرمائیں اور ساتھ ساتھ کئی احادیث مبارکہ بھی سنائیں۔ موقعہ کی مناسبت سے بعض اشعار بھی سجائے جس سے مجمع جھوم جھوم جاتا۔ انہوں نے نتیجتاً دو ٹوک الفاظ میں اعلان کیا کہ جو شرک کی راہ پر ہے وہ صراط مستقیم پر نہیں ہوتا جو بدعات اور رسم و رواج اپنائے وہ صراط مستقیم پر نہیں ہوتا۔ جو ادھر ادھر کی سنائے وہ صراط مستقیم پر نہیں ہوتا۔ صراط مستقیم پر وہ ہوتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف بلائے۔ جس کی دعوت مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان دے رہی ہے۔ نعروں کی گونج مرکزی جمعیت اہل حدیث زندہ باد تیرا امیر میرا امیر ساجد میر ساجد میر، اہل حدیث کے دو اصول اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول، اہل حدیث کی آواز کتاب و سنت کا نفاذ۔ محسن جماعت حافظ عبدالکریم زندہ باد۔ ایک نوجوان بڑے ہی رقت آمیز انداز سے بار بار نعرہ بلند کرتا رہا حفیہ نہ جعفریہ محمد یہ محمد یہ۔

اس کے بعد سینئر نائب ناظم اعلیٰ مولانا محمد نعیم بٹ نے پوزیشن ہولڈر طلبہ اور حفاظ کرام کو انعامات اور سندیں اپنے دست مبارک سے تقسیم کیں اور مہمان خصوصی کی حیثیت سے مجلس کا آخری خطاب فرمایا جس میں انہوں نے مسلک اہل حدیث کی حقانیت، حرمین شریفین کی فضیلت و محبت اور علم کے فوائد پر بڑا جاندار اور شاندار بیان فرمایا۔ کمال یہ تھا کہ وہ ساتھ ہی ساتھ تنظیمی وابستگی، مسلکی وفا، جماعتی خدمات کا سٹیج دیتے جاتے جس نے سامعین کو ایک نیا جوش و ولولہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ

پورے ملک میں میرے دور کی پوتھ فورس اب اولد فورس ہونے کے باوجود جوان جذبوں سے کام کر رہی ہے۔ بٹ صاحب نے بڑے ہی جذباتی انداز میں سامعین کے عزم کو پختہ کیا کہ جس طرح کوئی بلبل سے اس کا نغمہ، کھل سے اس کی کوک، پھول سے اس کی خوشبو، شمع سے اس کا پروانہ، بارش سے اس کی بوند، تیلیوں سے انکارنگ جدا نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ہمارے دلوں سے کوئی قرآن و سنت، حرمین شریفین اور مسلک حق اہل حدیث کی محبت کو جدا نہیں کر سکتا۔ بٹ صاحب نے زور دے کر کہا کہ ہاں ہاں کوئی قارون کی دولت لے کے آئے، فرعون کا کتبہ لے لے کے آئے، ضحاک کا ظلم لے کر آئے، نمرود کا تہر لے کر آئے، چنگیز کی خوریزی لے کر آئے ہم اپنے موقف سے ایک انچ بھی ہلنے کو تیار نہیں ہیں۔

آخر میں انہوں نے اپنی گفتگو کا اختتام اس شعر پر کیا زمانہ خوب واقف ہے ہمارے عزم محکم ہے ہمارے سر قلم ہوئے ہیں مگر خم نہیں ہوئے اہل حدیث پوتھ فورس کے شاہین کئی اطراف سے نعرے بلند کرنے لگے۔ بٹ صاحب قدم بڑھاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ علامہ کا قافلہ رکا نہیں تھا نہیں۔ یزدانی کا قافلہ رکا نہیں تھا نہیں۔ نجیب کا قافلہ رکا نہیں تھا نہیں۔ مسلک اہل حدیث زندہ باد، قائدین اہل حدیث زندہ باد، مرکزی جمعیت اہل حدیث زندہ باد، پوتھ فورس زندہ باد۔ ہر طرف جذباتی نعروں کی گونج تھی اور سینئر نائب ناظم اعلیٰ خطاب ختم کر چکے تھے۔

پروگرام عصر تا عشاء ہر لحاظ سے کامیابی میں اپنی مثال آپ تھا۔ احباب جماعت نے مہمانان گرامی مولانا محمد نعیم بٹ اور حافظ محمد یونس آزاد کو دھیروں خلوص بھری دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔



امام و خطیب کی ضرورت

جامع مسجد ابوبکر صدیق اہل حدیث ضلع جہلم کے گاؤں میں امام و خطیب کی فوری ضرورت ہے۔ دعوت و تبلیغ کے جذبہ سے سرشار عالم دین جو یہ ذمہ داری احسن طریقے سے انجام دے سکے درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔ حسب لیاقت معقول مشاہرہ و دیگر سہولیات میسر ہوں گی۔

رابطہ: عبدالغفور محمدی: 0305-5766130



ماہنامہ ترجمان الحدیث کی اشاعت خاص
بنام مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی
رکس التحریر..... پروفیسر چودھری محمد یاسین ظفر
مدیر..... حافظ فاروق الرحمان یزدانی

صفحات 354 قیمت 300 روپے

ناشر:- دفتر ماہنامہ ترجمان الحدیث جامعہ سلفیہ
حاجی آباد فیصل آباد

اشاکست: مکتبہ اسلامیہ ہادیہ علیہ سنہ غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور 041-26312040

تبصرہ: محمد رمضان یوسف سلفی

مورخ اہل حدیث مولانا محمد اسحاق بھٹی (نور اللہ مرقدہ)
بظاہر تو ایک فرد ہوتا ہے لیکن اپنے کام کے باعث ایک ادارہ اور
انجمن تھے۔ انہوں نے تنہا اس قدر تصنیفی کام کیا کہ بہت سے
ادارے اور جماعتیں بھی مل کر شائد اتنا تصنیفی کام نہ کر سکیں۔ وہ
تحریک آزادی کے سرگرم کارکن، مولانا سید داؤد غزنوی رحمۃ اللہ
عالیہ کے معتد خاص، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے
ابتدائی دور میں آفس سیکرٹری، مرکزی جمعیت کے تاسیسی رکن،
ہفت روزہ الاعتصام کے ابتداء میں پندرہ سال ایڈیٹر اور ادارہ
ثقافت اسلامیہ لاہور کے 32 سال ریسرچ اسکالر رہے۔
انہوں نے اپنی 91 سالہ زندگی میں 60 سے اوپر علمی و ادبی اور
تاریخی کتب لکھیں اور کئی نادر عربی کتابوں کے اردو تراجم کئے۔
ان کی زندگی قلم و قراط سے عبارت تھی وہ اپنے دور کے عظیم
خاکہ نگار اور شخصیات پر لکھنے والے اعلیٰ پائے کے مصنف تھے۔
پھر جس خوب صورت اسلوب میں بھٹی صاحب نے تاریخ اہل
حدیث کو مرتب کیا اور علمائے اہل حدیث کے حالات و واقعات
اور سوانحی خاکے کو مرتب کئے اس کی اردو زبان و ادب میں مثال
نہیں ملتی۔ وہ اپنے تحریری و تصنیفی کام سے بہت سی خوش گوار
یادیں چھوڑ گئے۔ آپ انکسار تو واضح ملکیت، اخلاق و کردار، حلم و
بردباری اور مہمان نوازی میں بھی اسلاف کی حقیقی تصویر تھے۔
جامعہ سلفیہ فیصل آباد سے بھی بھٹی صاحب کو قلبی تعلق تھا اور آپ
اس کے تاسیسی اراکین میں شمار ہوتے تھے۔ جامعہ سلفیہ کے
احباب نے بھی ہمیشہ ان کی عزت افزائی کی۔ پیش نگاہ ماہنامہ

ترجمان الحدیث کی اشاعت خاص اس تعلق اور محبت کی عملی تصویر
ہے۔ اس میں مورخ اہل حدیث کی زندگی کے مختلف گوشوں کو
نہایت خوب صورتی سے اجاگر کیا گیا ہے۔ ترجمان الحدیث کے
مدارالمہام چودھری یاسین ظفر صاحب اور حافظ فاروق الرحمان
یزدانی صاحب کی جہد مسلسل سے یہ خوب اشاعت منظر عام پر
آئی ہے۔ اس میں محترم بھٹی صاحب کے ذاتی حالات ان کی
تصانیف کا تعارف، خدمات حدیث، اردو تراجم اور دیگر جماعتی
خدمات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ دیگر یہ کہ بہت سے اہل

مورخ اسلام مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ کے چھوٹے بھائی انتقال کر گئے۔

انا لله وانا اليه راجعون!

جماعتی حلقوں میں یہ خبر بڑے حزن و ملال کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ مورخ اسلام مولانا محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ کے
چھوٹے بھائی حکیم حامد محمد مختصر علالت کے بعد ۳۰ جون اور یکم جون کی درمیانی شب کو جزائروالہ میں انتقال کر گئے۔ مرحوم
طبیہ کالج سے فارغ التحصیل تھے۔ جزائروالہ سمندری اور نیچکی (ضلع ننکانہ) کے سرکاری ہسپتالوں میں خدمت انجام دیتے
رہے۔ صوم و صلوة کے پابند ملنسار ہمدرد شریف الطبع اور نیک سیرت انسان تھے۔ اگلے روز دھیسالہ نزد جزائروالہ میں صبح
دس بجے نماز جنازہ مولانا عتیق اللہ سلفی کی اقتدا میں ادا کی گئی اور وہاں ہی تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ میں علماء کرام
طلبہ اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ جناب
محمد سعید بھٹی اور جملہ پسماندگان اور عزیز و اقارب کو اس صدمہ پر صبر جمیل سے نوازے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ دو
بیٹے اور ایک بیٹی و دیگر عزیز و اقارب سوگوار چھوڑے ہیں۔ (ادارہ) رابطہ: 0301-4768918

ڈاکٹر عبداللہ خالد کا سانحہ ارتحال۔ انا لله وانا اليه راجعون!

اوکاڑا کی عظیم دینی و علمی شخصیت قاضی محمد رمضان کے پوتے حافظ عبدالحی کے بیٹے قاضی عبدالرؤف (ر) انکم ٹیکس کشنر
کے چھوٹے بھائی ڈاکٹر عبداللہ خالد سرجن گورنمنٹ ہسپتال اور عمر ہسپتال اوکاڑا کے انچارج اور اپنے پیشے کے لحاظ سے بے حد
مقبول اور دینی جذبہ تبلیغ سے سرشار مسجد قاضی محمد رمضان کے خادم تھے۔ آپ تقریباً ہر سال منڈی یزمان کے تبلیغی اور
افطاری کے پروگرام میں شرکت کرتے۔ 26 جون 20 رمضان کو آپ اپنی گاڑی میں اپنے بیٹے محمد عمر 12 سال 22 پارے
کا حافظ اور اپنے ایک دینی دوست عبداللطیف L-50/2 ڈاکٹر محمد رفیق الاحسان ہسپتال رینالہ خورد اور ڈرائیور عمر اور دیگر دو
ساتھیوں کے ساتھ منڈی یزمان پر وگرام میں شریک ہوئے اور احباب سے ملے۔ آپ نے بہاولپور میں میڈیکل تعلیم حاصل
کی اور حضرت مولانا حافظ عبداللہ بہاولپور سے دینی تعلیم حاصل کی۔ ڈاکٹر صاحب کا حلقہ احباب بہت وسیع تھا۔ رات
ساتھیوں سے مل کر صبح سحری کھا کر ساتھیوں سمیت رحیم یار خاں اپنے عزیزوں سے ملنے روانہ ہوئے۔ رحیم یار خاں سے ذرا
پہلے میانوالی قریبیاں شاپ پر سامنے آنے والے موٹر سائیکل کو بچاتے ہوئے سڑک کنارے کھڑی ٹریکٹر ٹرائی سے ٹکرا
گئے۔ پانچ ساتھی ڈاکٹر عبداللہ خالد ان کا بیٹا محمد ڈرائیور محمد عمر اور ڈاکٹر رفیق اور عبداللطیف موقع پر دم توڑ گئے۔ انا لله وانا اليه
راجعون! رات دس بجے متیں اوکاڑا پہنچیں، بہاولپور سے سو آدمیوں کا قافلہ ہمراہ تھا۔ اگلے روز آٹھ بجے ڈاکٹر عبداللہ خالد
اور ان کے بیٹے کا جنازہ سٹیڈیم میں پروفیسر منیر احمد بہاولپور نے پڑھایا۔ زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے ہزاروں
سوگواروں نے شرکت کی اور انہیں اپنے بزرگوں کے پہلو میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے اخلاق حسنة اور
پیشہ وارانہ طور پر دکھی انسانیت کی بڑی خدمت کی، حقیقی بات یہ ہے کہ دینی و دنیاوی لحاظ سے اہل اوکاڑا و مضافات کو یتیم کر
گئے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ پانچ بیٹیاں اور دیگر عزیز و اقارب سوگوار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم اور ان کے ساتھ
حادثہ میں شہید ہونے والوں کی مغفرت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم: عبداللہ یوسف ناظم مدرسہ دارالحدیث اوکاڑہ: 0312-4403173

اسلامی نظریاتی کونسل کی حیثیت آئینی ہے، اسے کوئی مائی کالال ختم نہیں کر سکتا۔ پروفیسر ساجد میر

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ سینٹ کی انسانی حقوق کی کنٹینل کمیٹی کی چیئر پرسن نسreen جلیل کو اسلامی نظریاتی کونسل کے خاتمے کا مطالبہ زیب نہیں دیتا۔ اگر انسانی حقوق کی بات کی جائے تو سب سے زیادہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی تو خود انکی اپنی جماعت کرتی ہے پابندی تو اس پر لگنی چاہیے، جس کے قائد کے خلاف اسے پیسے لینے، کراچی میں بھتہ خوری اور بوری بند لاشوں کے دھندوں میں ملوث ہونے کے ٹھوس شواہد موجود ہیں۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات سے اختلاف رائے کیا جاسکتا ہے مگر اسکے خاتمے کا مطالبہ سراسر ناجائز ہے۔ اس ادارے کی آئینی حیثیت ہے، اسے کوئی مائی کالال ختم نہیں کر سکتا۔ اپنے ایک بیان میں پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ اگر صحیح معنوں میں قرآن و سنت میں دیے گئے حقوق نسواں کا نفاذ ہو جائے تو معاشرے سے ہر قسم کا تشدد ختم ہو سکتا ہے۔ معاشرے میں غیر اسلامی تہذیب اور لادینی اقدار کے فروغ سے عورتوں پر تشدد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ماڈرن عورتیں نوجوان لڑکیوں کو گمراہ کر رہی ہیں۔ عورت کی حیا اور اسکی عفت و عصمت کو پامال کرنے والی سرگرمیاں عروج پر ہیں۔ فلمیں اور ڈراموں میں جو کچھ دکھایا جا رہا ہے اس سے نوجوان لڑکیوں میں منفی رجحانات فروغ پا رہے ہیں۔ اسلام تو عورت کے تقدس اور اسکی عصمت کا محافظ ہے۔ اسلامی نظریاتی کونسل کے خاتمے کی باتیں ناقابل فہم اور احمقانہ ہیں۔ ہم اس قسم کی سفارشات کو مسترد کرتے ہیں۔

حرمین اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں سے آہنی ہاتھوں سے نمٹیں گے۔ سعودی وزیر حج ڈاکٹر صالح بن طاہر

سعودی عرب کے وزیر حج صالح بن طاہر نے کہا ہے کہ حرم مدینہ شریف اور سعودی عرب میں دہشت اور خوف کا ماحول پیدا کر کے اسلام دشمن چاہتے ہیں کہ مسلمان حرمین شریفین کی زیارت کے لیے نہ آئیں تو یہ ان کی بھول ہے۔ شہر امن مدینہ میں آگ اور خون کا کھیل کھیلنے والوں اور ان کے سرپرستوں کے ساتھ آہنی ہاتھوں سے نمٹیں گے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ہوپ کے صوبائی چیئرمین حافظ شفیق کاشف کے ساتھ ٹیلی فون پر گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ حرمین شریفین میں موجود اتریں کی حفاظت کی ذمہ داری پوری کریں گے۔ سعودی سکیورٹی فورسز کی دہشت گردی کے خلاف قربانیاں اس عزم کا اظہار ہے کہ سعودی عرب مسلمانوں کے تحفظ اپنی داخلی سلامتی اور دفاع کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ واقعات کے ذمہ داروں کو جلد عالم اسلام کے سامنے پیش کریں گے۔ چیئرمین ہوپ حافظ شفیق کاشف نے خود کش دھماکوں کی مذمت اور سعودی عرب کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے کہا کہ حرمین شریفین میں دہشت گردی کے عزائم رکھنے والے سازشی عناصر قابل رحم نہیں ہیں۔ پاکستان سمیت پورا عالم اسلام سعودی عرب کے عوام اور حکومت کے ساتھ ہے اور حرمین شریفین کا تحفظ ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی سکیورٹی فورسز کی حرمین اور مسلمانوں کی حفاظت کے لیے قربانیاں رائیگاں نہیں جائیں گی اور سعودی عرب کے دشمن ناکام و نامراد ہوں گے۔

حکومت تمام عازمین حج کو سہولتوں کی فراہمی یقینی بنائے گی۔ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور کے چیئرمین ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے کہا ہے کہ حکومت پرائیویٹ اور سرکاری حج اسکیم کے عازمین حج کو معاہدوں کے مطابق سہولتوں کی فراہمی یقینی بنائے گی۔ سعودی عرب سے واپسی پر حج آرگنائزرائیوس ایجنٹ آف پاکستان (ہوپ) کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا ہے کہ وزیراعظم محمد نواز شریف کی خصوصی ہدایات پر عازمین حج کو سعودی عرب میں قیام و طعام اور نقل و حرکت کی بہترین سہولتیں دی جائیں گی جس کے انتظامات آخری مراحل میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پرائیویٹ حج ٹوروز آپریٹرز ایسے چیکز متعارف کروائیں جو عام آدمی کی پہنچ میں ہوں۔ حجاج کی خدمت کو اولیت دی جائے اور ہوپ سعودی عرب میں ہی حجاج کی شکایات کو دور کر کے ان کو فوری ریلیف فراہم کرے۔ صوبائی چیئرمین ہوپ حافظ شفیق کاشف نے چیئرمین قائمہ کمیٹی کو یقین دلایا کہ حج ٹوروز آپریٹرز اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے جس کے لئے ہوپ نے خود احتسابی اور عازمین حج کو فوری ریلیف فراہم کرنے کے لیے حکمت عملی طے کر لی ہے۔ جس کے تحت پاکستان میں عازمین حج کے تربیتی نظام کو مزید موثر بنایا جائے گا اور حجاج کی شکایات کو سعودی عرب میں ہی دور کیا جائے گا۔

دہشت گردانہ واقعات سعودی حکومت کو کمزور کرنے کی سازش ہے۔ حافظ عبدالستار حامد

مسجد نبوی کے قریب دہشت گردی کا واقعہ سعودی حکومت کو کمزور کرنے کی سازش ہے۔ حرمین شریفین سمیت سعودی عرب کے مقدس مقامات کا احترام مسلمانوں کے دلوں کی دھڑکن میں شامل ہے۔ ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث کے امیر پروفیسر عبدالستار حامد نے بدوہلی سے آئے ہوئے ایک وفد سے ملاقات کے دوران کیا۔ وفد میں چودھری شوکت علی مہیس، صاحبزادہ محمد افضل، ناصر حکیم بھٹی، نذیر احمد اسد سندھو شامل تھے۔ امیر پنجاب نے کہا کہ سعودی عرب میں دہشت گردی کی نئی لہر ایک پڑوسی ملک کی سازش کا شاخسانہ ہے۔ سعودی عرب کے حکمرانوں کا اپنے ملک کے دفاع کے لیے اقدامات کرنا بنیادی حق ہے۔ پروفیسر عبدالستار حامد نے وفد کے ساتھ جماعت کی تبلیغی، فلاحی اور مسلکی خدمات کے حوالے سے بات چیت کی۔ منجانب: ناصر حکیم بھٹی، نامہ نگار بدوہلی

اخبار الجماعۃ

مدینہ منورہ کی حرمت پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ حافظ مقصود احمد

مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد/راولپنڈی نے پریس کلب اسلام آباد کے سامنے زبردست مظاہرہ کیا۔ مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کے امیر حافظ مقصود احمد نے کہا کہ مدینہ الرسول کا دفاع امت مسلمہ کا فرض ہے۔ ایک رات مدینہ منورہ میں خطرہ محسوس ہوا تو خود رسول اللہ ﷺ مدینہ کے دفاع کے لیے سب سے پہلے گھر سے نکلے۔ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: جس نے مدینہ میں کوئی خرابی کی اس پر اللہ تعالیٰ، اللہ کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ وہ قوتیں جو مدینہ منورہ میں فساد برپا کرنا چاہتی ہیں وہ ان شاء اللہ کام اور ذلیل و رسوا ہوں گی۔ مدینہ منورہ امن والا شہر ہے یہاں دجال بھی داخل نہیں ہو سکے گا۔ کوئی فتنہ پرور وہاں فتنہ برپا نہیں کر سکے گا۔ انھوں نے مسجد نبوی کے قریب دھماکے کی شدید مزمت کرتے ہوئے کہا کہ مدینہ منورہ کا دفاع کرنے کے لیے ساری امت ایک ہے۔ انھوں نے فتنہ خوار کی بھرپور مزمت کی اور کہا کہ ہم کسی کو مدینہ منورہ کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کے سینئر نائب امیر سید طیب الرحمن زیدی نے کہا کہ اہلحدیث میدان میں ہیں اور مدینہ الرسول کا دفاع کرنا جانتے ہیں۔ انھوں نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے جھنڈے کے نیچے حرمین شریفین کا دفاع کریں۔ حرمین شریفین کا دفاع حقیقت میں ہمارا اپنا دفاع ہے۔ دنیا کا امن اس وقت تک ہے جب تک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہیں۔ ہم ایسے ہاتھوں کو توڑ دیں گے جو مدینہ کی طرف بڑھنے کا ارادہ کریں گے۔ نائب امیر مولانا عبدالرؤف ناظم چوہدری محمد یوسف سلفی، قاری ظہیر احمد ہزاروی اور دیگر علماء اور راہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔

ضرورت لیڈی پیچرز

○ جامعہ ام حبیبہ للبنات کے لیے حافظہ قاریہ معلمہ کی ضرورت ہے۔ تدریسی تجربہ کم از کم 5 سال 3 معلمات جو میٹرک کے ساتھ وفاق المدارس کے اسباق پڑھانے کی اہلیت رکھتی ہوں۔ رابطہ: جامعہ ام حبیبہ للبنات چوک جہانگیر پارک عقبہ جنرل ہسپتال، غازی روڈ لاہور 0304-4794747

ضرورت رشتہ

○ ایک لڑکی بی اے درس نظامی اور وفاق المدارس کا امتحان پاس، امور خانہ داری میں مہارت کے لیے اچھی سیرت اور اچھے کردار کے حامل لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ خواہش مند حضرات درج ذیل فون پر رابطہ کریں ذات پات کی کوئی قید نہیں۔ ساہیوال، ملتان، خانیوال اور فیصل آباد اضلاع کے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔

0300-4178626

انا للہ وانا الیہ راجعون!

مولانا محمد اکرم شاہ کا انتقال کر گئے!

○ سانگھل 23 جون 2016ء بروز بدھ معروف عالم دین مولانا محمد اکرم شاہ کے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ انہوں نے ساری زندگی دین حنیف کی دعوت و تبلیغ میں گذاری۔ رات گیارہ بجے بعد نماز تراویح مرحوم کی نماز جنازہ مولانا فاروق الرحمن یزدانی نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں علماء کرام اور لوگوں نے شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

شریک غم: قاری عبدالستار قاسم، مال چک 67 ضلع فیصل آباد

○ گذشتہ دنوں جماعت کے رکن محمد اعظم رضائے الہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند، دینی مسلکی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے خوش مزاج، منسلک اور بااخلاق انسان تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ میں احباب جماعت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرما کر انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین!

دعا گو: ڈاکٹر عبدالسمیع، ناظم نشر و اشاعت ضلع سیالکوٹ

○ باکیتین..... پروفیسر عطاء الرحمن ظہیر

نوٹ: ملک بھر سے اہل حدیث اساتذہ (کسی بھی درجہ کے) درج ذیل نمبر پر اپنی تفصیلات (نام، علاقہ، فون نمبر) Whatsapp کریں۔ رابطہ 0308-4309306۔ جزام اللہ خیرا!

راہوالی میں دعوت افطار

○ رمضان المبارک میں جامع مسجد امن اہل حدیث راہوالی (گو جرانوالہ) میں دعوت افطار کا اہتمام کیا گیا۔ مولانا عبدالرشید سلفی نے اپنی تقریر میں کہا کہ رمضان نیکیوں کا موسم بہار ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ رمضان میرا مہینہ ہے اور ہر نیکی کا اجر سات سو گنا تک کر دیا جاتا ہے۔ دعوت میں کثیر تعداد میں احباب جماعت شریک ہوئے جناب عبدالغلام عارف جمعیت منائیل الخیر یہ گو جرانوالہ خصوصی طور پر شریک ہوئے۔

مخائب: پریس سیکرٹری راہوالی (گو جرانوالہ)

امام مسجد فارغ ہیں

○ بہترین قاری قرآن فارغ ہیں جو نماز پنجگانہ اور بچوں کو قرآن کریم کی تعلیم دے سکتے ہیں۔ رابطہ:

054-2606528

جمعیت اساتذہ پاکستان کے ڈویژنل اور ضلعی قلم کے لیے روابط و مشاورت

- لاہور..... قاری عبدالستین اصغر صاحب، عبداللطیف مدنی، حافظ آصف مجید
- شیخوپورہ..... حافظ عبدالباسط شیخوپورہ، مولانا قاری نعیم الرحمن، پروفیسر عبدالرحیم اشرف
- قصور..... حافظ حسن محمود کپوری، میاں محمود عباس، قاری اختر علی ناظم شہر، عبدالواحد ندیم
- گو جرانوالہ..... قاری تنویر احمد قمر ناظم ضلع، حافظ عمران عریف
- سیالکوٹ..... مفتی کفایت اللہ شاہ کرناظم ضلع، فیصل افضل شیخ، نور اللہ واٹن، ملک منیر احمد
- فیصل آباد..... مولانا عبدالرشید حجازی، ملک عتیق الرحمن طاہر، محمد عباس طوڑ، ڈاکٹر طارق عباس
- اوکاڑہ..... پروفیسر عطاء الرحمن ظہیر، حافظ عبدالسمیع امیر ضلع
- ساہیوال..... شیخ الحدیث عبدالرشید ہزاروی، قاری احمد یار صدیقی
- نارووال..... ملک عبدالوحید بٹ، ندیم احمد اسد، عبدالحمید بٹ
- حافظ آباد..... حافظ عمران تبسم، مولانا محمد دین ندیم
- جھنگ..... حافظ عبدالعلیم یزدانی، پروفیسر احسان العزیز
- ننکانہ..... مولانا سلمان اظہر، محمد خان ناظم ضلع

مولانا ملک محمد منیر اعوان کو صدمہ

26 رمضان المبارک کو ضلعی امیر سیالکوٹ جناب ملک محمد منیر اعوان کی والدہ محترمہ تقریباً ۱۰۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند اور مسلک اہل حدیث پر عمل پیرا تھیں اسی بنیاد پر اپنے بچوں کی تربیت بھی کی۔ انتہائی نیک دل اور لوگوں کے دکھ درد میں شامل ہونے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ امیر شہر سیالکوٹ جناب حافظ شاہد امین نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں ڈاکٹر اعجاز امین، جناب فیصل افضل شیخ، جناب عامر ظہیر، جناب قاری خورشید عالم، پروفیسر شیخ عتیق الرحمن، جناب ملک عبدالقدوس، مولانا جاوید اقبال سیالکوٹی، مولانا افضل بٹ کے علاوہ تحصیل و ضلع کے ذمہ داران اہباب جماعت اور مختلف مکاتب فکر کے لوگ بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔ آمین! چند روز پہلے جناب ملک منیر کے بڑے بھائی بھی وفات پا گئے تھے اللہ تعالیٰ لواحقین کو اس دوہرے صدمے کو برداشت کرنے کی ہمت اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! شریک غم: ڈاکٹر عبدالسمیع، ناظم نشر و اشاعت ضلع سیالکوٹ

خطیب کے ضرورت مند

○ اردو اور پنجابی کے خطیب آج کل فارغ ہیں صرف خطبہ جمعہ کے لیے ترجیلاً ہور سے ضرورت مند رابطہ کریں:

0323-4349885

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ (مالیوس ہونا گناہ ہے)

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش



گولڈن

مکمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

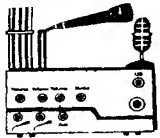
امپورٹڈ U.P.S

بھی دستیاب ہیں۔

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تلی بخش کیا جاتا ہے۔

0300-6430739
055-4213430

چوک نیائیں نزد دہلی کالج گوجرانوالہ



الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نام ہی کافی ہے

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

نئے لاؤڈ سپیکر کی مکمل
ورائیٹی دستیاب ہے۔

محمد ذیشان ربانی
0343-6007696

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 0300-6430029, 055-4212804, 4226706

پروپرائیٹرز ایم اکرام مغل (ماہر مینیک)

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت



ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
اینڈ ساؤنڈ سسٹم

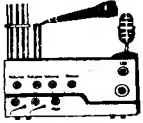
سپر سٹار

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔
یونٹ، مائیک ہارٹینڈ اور متعلقہ سپیر پارٹس اور مرمت کا کام تلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیائیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier



پروپرائیٹرز محمد عثمان

الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کو الیفائیڈ مینیک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246
Mob: 0334-7967107
Ph: 055-4230167

نیائیں چوک نزد دہلی کالج گوجرانوالہ

دینی و عصری علوم کا حسین امتزاج عظیم خوشخبری روشن مستقبل کی طرف انقلابی قدم

جامعۃ الامام البخاری

اہم خصوصیات

علوم اسلامیہ بمطابق وفاق المدارس سلفیہ ایف اے، بی اے فنی تعلیم طب و حکمت + کمپیوٹر (برطانیہ پیشہ نسل فارطب)

قیام و طعام و فرسٹ ایڈ علاج کی سہولت لوڈ شیڈنگ کا متبادل انتظام اخلاقی و روحانی تربیت کا خصوصی اہتمام

دینی و عصری علوم سے آراستہ تجربہ کار شاف اور ممتاز ماہرین تعلیم اساتذہ کرام کی خدمات حاصل ہیں

شرائط داخلہ

- 1- ناظرہ قرآن مجید
- 2- (2) علماء کرام کا تزکیہ
- 3- میٹرک فرسٹ ڈویژن ترجیح سائنس
- 4- داخلہ سال اول میں صرف 20 طلبہ کو میرٹ کی بنیاد پر ملے گا
- 5- والد/سرپرست کا شناختی کارڈ۔ طالب علم کے ب فارم کی فوٹو کاپی اور والد یا سرپرست کا ہمراہ آنا ضروری ہے
- 6- میٹرک کے رزلٹ کے منتظر طلبہ بھی داخلہ لے سکتے ہیں لیکن پاس نہ ہونے کی صورت میں خارج کر دیا جائے گا
- 7- بچے کی کارکردگی ماہانہ ٹیسٹ کی بنیاد پر چیک ہوگی اور مسلسل تین ٹیسٹوں میں اچھا رزلٹ نہ دینے پر ادارہ سے فارغ کر دیا جائے گا
- 8- طالب علم کے بہتر مستقبل کے لیے والدین کا ادارے سے رابطے میں رہنا بہت ضروری ہے

کلاس کا آغاز

آغاز داخلہ

2 اگست 2015ء سے ہوگا

15 جولائی تا 25 جولائی 2016ء

داخلہ فارم جمع کروا سکتے ہیں

الداعی الی الخیر

حکیم مبشر علی حسن مدیر جامعۃ الامام البخاری، 82 سی حبیب پارک ملتان چوکی، لاہور

0321-4316316 - 0300-4227616 - 5445750 - 0425

جامعہ البانیہ

دینی علوم کا
منفرد ادارہ

جدید طریقہ تدریس سے بجائے 8 سال کے صرف 2 سال میں مکمل درس نظامی جس میں



دو سال میں کروایا جاتا ہے

جامعہ البانیہ اور اس کی متعدد شاخوں سے سینکڑوں طلباء و طالبات فارغ ہو کر خدمتِ دین میں مصروف ہیں

اپنے بیٹے کی قربانی دے کر اللہ کے دین کے غلبے، کفر و شرک کے خاتمے اور بدعات و خرافات کے خلاف جہاد کرنے کیلئے اپنے بیٹے کو وقف کرے

کیا ہے
کوئی باپ؟

شرائط داخلہ

- حافظ قرآن یا کم از کم اردو پڑھنا لکھنا جانتا ہو۔
 - اپنی دودھ و تصاویر اور والد کے شناختی کارڈ کی کاپی ہمراہ ہو۔
 - داخلے کے وقت سر پرست کا آنا ضروری ہے۔
 - سفید یونیفارم لازمی ہے
 - موبائل اپنے پاس رکھنے کی اجازت نہ ہوگی، ایمر جنسی کی صورت میں رابطہ کروایا جاسکے گا۔
- مقررہ تاریخ اور شرائط کے بغیر تشریف نہ لائیں

15-30 شوال
ہجری
رہتا ہے
خللہ

0321-7145727
0304-1517504

0321-7145727
0304-1517504

(بس سٹاپ فتح گڑھ انجمنی چوک) جامعہ البانیہ الحمد للہ
(نزد گریں ہل ٹیکسٹری) سٹاپ گڑھ سیالکوٹ

رابطہ: محمد یحییٰ حمیدی

1998 سے جامعہ البانیہ کا نصاب تعلیم اور طریقہ تدریس کا کامیاب ارتقائی سفر

پاکستان میں پہلی مرتبہ 2 سالہ درس نظامی کا تعارف محمد یحییٰ حامدی نے کروا کر مدارس کی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔

علماء محدثین اور ماہرین نصاب کے مشوروں اور جدید سے جدید تحقیق کے ساتھ جامعہ البانیہ میدان عمل میں

☆ جامعہ البانیہ نے جدید طریقہ تدریس سے 8 سالہ درس نظامی 2 سال میں مکمل کروا کر کثیر تعداد میں علماء خطباء اور مدرسین تیار کئے۔

☆ پچاس علماء کرام صرف سیالکوٹ میں مرکزی مساجد میں ممبر و محراب کے وارث جامعہ البانیہ کی محنت کا نتیجہ ہے۔

☆ جبکہ کثیر تعداد جامعہ البانیہ کے فارغ علماء کرام دوسرے شہروں میں خدمت دین میں مصروف ہیں۔

☆ جامعہ البانیہ کے فارغ کئی علماء کرام بیرون ملک تعلیم و تدریس کا کام سرانجام دے رہے ہیں۔

☆ ملک بھر میں جامعہ البانیہ کی متعدد شاخوں سے سینکڑوں طلباء اور طالبات ہر سال میراث نبوی ﷺ کے امین بن رہے ہیں۔

☆ جامعہ البانیہ میں ہر مکتب فکر کے طالب علم داخلہ لیتے ہیں۔ لیکن تھوڑے ہی وقت میں تدریس کے ذریعے سلفی زندگی اختیار کر لیتے ہیں۔

☆ جامعہ البانیہ میں ذہن سازی، افراد سازی اور ملکی قیادت کا کام برق رفتاری سے ہو رہا ہے۔

☆ کیونکہ انسان کی ذہن سازی، ہیرت سازی اور مدارس کی تعمیر انبیاء کی زندگی کا مشن ہے۔

☆ مدارس ہی محمدی ﷺ تہذیب و ثقافت اور سیرت سازی کے منبع اور سرچشمہ ہیں۔

☆ تو کیا کوئی ہے باپ؟ اللہ کے دین کے غلبہ، کفر و شرک کے خاتمے، بدعات و خرافات کے خلاف جدوجہد کرنے اور جنت النعم کا مالک بننے کیلئے اپنے بیٹے کو وقف کرے۔

0321-7145727

0304-1517504

(بس سٹاپ فتح گڑھ انجمنی چوک) جامعہ البانیہ احمدیہ

(نزد گریں ہل ٹیکسٹری) سٹاپ گڑھ سیالکوٹ

رابطہ: محمد یحییٰ حامدی

جامعہ البانیہ کے 2 سالہ درس نظامی

کی تقریبات میں شرکت کرنے والے علماء کرام

2000

☆ الشیخ محمد یحییٰ عزیر میر محمدی ☆ الشیخ حافظ محمد الیاس اثری

☆ الشیخ عبداللہ نثار

2002

☆ الشیخ محمد یحییٰ گوندلوی ☆ الشیخ اکرم شاہ گیلانی

☆ الشیخ پروفیسر حافظ مطیع الرحمن ☆ الشیخ پروفیسر حافظ ساجد

2004

☆ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی ☆ الشیخ حافظ زبیر علی زئی

☆ الشیخ ڈاکٹر فضل الہی ☆ الشیخ حافظ محمد سعید کلیری

2006

☆ الشیخ عبداللہ امجد چھتوی ☆ الشیخ عبدالوکیل صدیقی

☆ الشیخ زبیر علی زئی ☆ الشیخ حافظ اسعد محمود

☆ الشیخ سینئر پروفیسر ساجد میر ☆ عبدالملک محابد

☆ الشیخ عباس انجم

2008

☆ الشیخ عبداللہ ناصر رحمانی ☆ الشیخ طالب الرحمن شاہ

☆ الشیخ قاری عبدالسلام عزیزی

2010

☆ الشیخ عبدالمنان نور پوری ☆ الشیخ طیب الرحمن زیدی

2012

☆ الشیخ صہب میر محمدی

2015

☆ الشیخ عبدالسبع عاصم



جو دے علم
دوستی کا پیغام

مکتبہ اسلامیہ

علمی تحقیقی و اصلاحی
مطبوعات کا عظیم مرکز

مکتبہ اسلامیہ ایک عرصے سے کتاب و سنت کی نشر و اشاعت میں مصروف عمل ہے اور اپنی انہی خدمات کی وجہ سے اب کسی تعارف کا محتاج نہیں رہا۔ واللہ الحمد علماء، خطبہ اور طلبہ کے علاوہ عامۃ الناس بھی اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے اسی ادارے کا انتخاب کرتے ہیں کیونکہ ہر شعبہ سے وابستہ افراد کے لیے مکتبہ اسلامیہ کی معیاری کتب مشعل راہ ثابت ہو رہی ہیں۔ یہ بات بھی خوش آئند ہے کہ مکتبہ اسلامیہ اپنے ذاتی پریس کا باقاعدہ آغاز کر چکا ہے، لہذا اعلیٰ معیار و دلکش انداز میں کتب کی اشاعت اور مضبوط و بہترین بانڈنگ کے لیے بھی ادارے کی خدمات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

تعلیمی سال کے آغاز پر طلبہ کے لیے خصوصی ڈسکاؤنٹ

ہمارے ہاں **درس انظامی** اور **وفاق المدارس** کا **مکمل نصاب** موجود ہے

خریداری کے موقع پر کتب کے بروقت حصول کے ساتھ ساتھ خصوصی ڈسکاؤنٹ پائیں

ادارہ علماء و طلبہ کو مرجعاً کہتا ہے

مکتبہ اسلامیہ (لاہور) ہادیہ حلیمہ سینٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور (پشاور) بینسٹ سٹریٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوٹلی روڈ، فیصل آباد
041-2631204 - 2641204 042-37244973 - 37232369

✉ maktabaaislamia@gmail.com 📱 /maktabaaislamia1 📞 0300-8661763 0321-8661763



جامعہ تعلیم القرآن والحديث

کوٹلی محمد ظریف خان شہر کوٹ سٹی
داخلہ جاری ہے

فضیلہ الشیخ عبدالرشید مجازی
حضرت مولانا

الحمد للہ جامعہ میں شعبہ تجوید قرأت کا کامیابی کے ساتھ 1 سال
کرمیل ہو چکا ہے جو بد قرأت کے فرائض اساتذہ القراء قاری المعزی
جناب قاری محمد طارق عزیز صاحب فاضل قرأت مشہور سرانجام
دے رہے ہیں

اگر آپ جانتے ہیں

شعبہ جات	
تعلیم اسلامیہ (درس نظامی)	کمیونٹی ایجوکیشن
تجوید و قرأت مع منزل	دارالافتاء
تفسیر القرآن	دست و قلم
تلاظہ القرآن	خدمت خلق
تعمیری تعلیم (مکتبہ کی تعلیم)	شعبہ نصاب و کتابت

خصوصیات	
قرآن و سنت پر مبنی پائیزہ تعلیم	وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق
قابل مبنی اور کرم کار اساتذہ کرام	علاج معالجہ، قیام و طعام بذمہ جامعہ
اسیوی اجلاس کا خصوصی انعقاد	جسمانی سراسر انتظام اور تعلیمی ماحول
پروکلن اور سرسبز و شاداب ماحول	ڈیٹا موری ملوں کی کتب کی مفت فراہمی

آپ کے بچے قرآن و حدیث کی تعلیم سے آراستہ ہوں۔ آنے والے کل میں آپ کے تابع ہوں
دنیا و آخرت کی کامیابی کے متعلق فکر مند ہوں۔ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں۔ آپ کیلئے صدقہ جاریہ ہوں
اور آپ بھی نہیں۔ جتنی لباس و تاج کے وارث تو جامعہ ہذا آپ کے خواہوں کی خوبصورت تعبیر ہے (ان شاء اللہ)

047-5311928 0306-8452828 0300-8695569 0333-0306 7682635

پروفیسر عبدالرحمن حسن
ڈاکٹر عبدالرحمن حسن

بیاد: شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف



فروع تعلیم کیلئے دارالحدیث راجووال کا ایک عظیم الشان قدم

ریاض الحدیث للطالبات راجووال

کا اجراء ان شاء اللہ

رسالہ تفسیر القرآن کورس



خصوصیات

- ◀ مکمل ترجمہ و تفسیر القرآن پر خصوصی توجہ
- ◀ ہر پارے کے اختتام پر تحریری ٹیسٹ
- ◀ ہر 5 پارے کی تکمیل پر تحریری ٹیسٹ
- ◀ منتخب آیات کی ملٹی میڈیا پروجیکٹر پر تشریح
- ◀ مقامات القرآن کے جدید ترین نقشہ جات
- ◀ اور ملٹی میڈیا پروجیکٹر پر وضاحت
- ◀ دینی و عصری علوم کی ماہر معلمات کی نگرانی
- ◀ تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت
- ◀ درس قرآن و حدیث کی ٹریننگ

10 شوال

سے شروع ہو کر محدود مدت تک جاری رہے گا۔

شرائط داخلہ

- ◀ میٹرک پاس یا اس کے مساوی اہلیت
- ◀ داخلہ کے وقت امیدوار کے ساتھ حقیقی والد اور والدہ کا آنا ضروری ہے

پرنسپل ڈاکٹر حافظہ ام سعد حفظہا اللہ

فاصلہ وفاق المدارس السلفیہ • ایم۔ اے۔ اسلامیات (سلور میڈلسٹ) ایم۔ ایس۔ سی کپیوٹر سائنس • پی ایچ ڈی پنجاب یونیورسٹی

سہولیات

- ◀ چار کنال رقبہ میں کشادہ اور خوبصورت کمپس
- ◀ ہاسٹل کی سہولت (فری) • صبح و شام کا کھانا (فری)
- ◀ بجلی کا متبادل انتظام (سورسٹم)

- 1 تجوید القرآن
- 2 ترجمہ القرآن
- 3 تفسیر القرآن
- 4 مفردات القرآن
- 5 اطلس القرآن
- 6 اصول تفسیر
- 7 مبادیات حدیث، فقہ، سیرت، عقیدہ، تاریخ، عربی گرامر، آداب و اخلاق
- 8 تعارف ادیان
- 9 ادعیہ مسنونہ
- 10 اصول دعوت و تبلیغ
- 11 امور خانہ داری
- 12 مبادیات کمپیوٹر

ڈاکٹر عبدالرحمن حسن بن شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف مہتمم دارالحدیث (الجامعة الکمالیة) راجووال 0300-6972721

الدی المانیہ



سپاس ارشد به علم و ذکر شیخ محمد حنفی، سلیم بنده شاد، مرزا ابوبخل، چو پدری آصف محمد اکرم بنده، حافظه عرفا و قو، ملک الطاهر اقبال، چو پدری نذیر محمد، سعید و ذکر ملک ابوالفضل اقبال، شیخ منصور احمد شاد، بنده خاندان حیات، شیخ نذیر چو پدری تارک محمد، آید والا غفر زورگر، سعید و ذکر شیخ اسلام عرفان، حسین، محمد اقبال، بنده مل، سراج وین، ملک اسلم خوش محمد شاکر، شیخ محبوب الهی، طیب بنده، شیخ شیر، مستری رفیق، شیخ جمیل احمد، تنویر اکرم ملک طیب، ذاکر فاروق، چو پدری محمد مجید، بنده ذاکر محمد الحاقی، ذین محمد، قاری زبیر، قاری ساجد، قاری رفیق، حکیم مولفارفار حکیم عمران صادق حماد ارشد چو پدری قیصر، شیخ حاجی اشرف، عبدالسلام قاضی سوش، شیخ علی احمد، شیخ ثوبان، شیخ یوسف سبحانی، شیخ ادیس انبند کبکی، چو پدری مقصود بنده، ابوالحسن، محمد خالد حاجی الله و دین و وال، شیخ اصل، شیخ یونس، شیخ ابوبخل، شیخ یونس، شیخ محبوب، شیخ رفیق، ملک وسم عباس، ملک اشرف، بکر ارشد، طاهر شاه، محمود احمد و ذکر حافظه رضوان کوکا، خاد و خاد وید، لگو لگو کا کر، شیخ احمد بلال، ملک یحیوی، ملک ابوبخل، فیصل فارسی، اقبال سلفی، عمران حاجی، عبداللہ جمیل، حارث خلیل ملک عبداللہ نول، احمد علی ذول 1122 محمد سرور شاه، عثمان رمضان، شیخ محمد اقبال، شیخ خلیل علی، شیخ حمز شیخ خالد، ملک محبوب علی، محمد رمضان، انجم سید فاروق، شیخ سید صدیق، حکیم سعید، شیخ اسماعیل، شیخ ابتیاز، شیخ طیب، ابوزرغفاری ملک محمد بابر، محمد حسین، بنده شاد، مولانا احسان ربانی حافظه طاهر سلیم و ذکر شیخ اعجاز، شیخ نذیر، شیخ حافظ کاشف، ابوزرغفاری، مہدی بلال، محمد حنفی، چو پدری محمد سرور، الله و دین و وال، شیخ ظفر اقبال، چو پدری کریم حسین بنده، حاجی محمد علی

جامعہ علوم اُثریہ جہلم کا ایک اعزاز



مدینہ یونیورسٹی اور دیگر سعودی جامعات کے بعد اب

جامعہ علوم اُثریہ جہلم کے فارغ التحصیل

سالانہ پانچ طلباء کے لیے

حکومت شارجہ کی

سکالرشپ

الجامعة القاسمية للدراسات الإسلامية



احباب کیلئے یہ خبر بڑی مسرت افزا ہوگی کہ

الجامعة القاسمية للدراسات الإسلامية شارجہ کی طرف سے

جامعہ علوم اُثریہ جہلم کے متخرجین کے لیے سکالرشپ دیا گیا ہے

الحمد لله! طلباء کا پہلا بیچ اعلیٰ تعلیم کے لیے شارجہ پہنچ چکا ہے۔

جہاں وہ كلية الشريعة والقانون میں اسلامک کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

حضرت مولانا شیخ الحدیث عبدالرشید مجاہد

رئیس الجامعہ

جامعۃ الدراسات الاسلامیہ

(مرکز ام الہدیٰ)

نئے تعلیمی سال کا داخلہ 10 سوال سے آخر سوال تک جاری رہے گا۔

شعبہ جات

- ❖ درس نظامی ❖ تحفیظ القرآن
- ❖ علوم عصریہ ❖ کمپیوٹر کورسز
- ❖ فتاویٰ جات ❖ بیت المال
- ❖ رمضان میں دورہ جات

خصوصیات

- ❖ قابل محنتی، تجربہ کار اساتذہ کی خدمات
- ❖ تعلیم کے ساتھ تربیت پر خصوصی توجہ
- ❖ اشراق و تہجد کی نماز کا باقاعدہ اہتمام
- ❖ ہر طالب علم کو ماہانہ وظیفہ
- ❖ وفاق المدارس السلفیہ سے الحاق
- ❖ کمپیوٹر کورسز کے لیے لیب کا انتظام
- ❖ دینی و عصری علوم کی کتب کی مفت فراہمی
- ❖ قیام و طعام علاج و معالجہ بذمہ جامعہ
- ❖ عالیشان عمارت اور تعلیمی ماحول
- ❖ ہر بچے کی عبارت پر خصوصی توجہ
- ❖ حفظ حدیث کا اہتمام
- ❖ دینی و دنیاوی کتب کی لائبریری
- ❖ فن تقریر میں مہارت کے لیے مشق
- ❖ برب لب نہر خوبصورت محل وقوع

0300-9491221
0300-4639354

ناظم جامعۃ الدراسات الاسلامیہ
کینال بینک عزیز پبلی ہر بنس پورہ لاہور

حافظ عبدالرؤف